جاگو جاگو علمائے دیوبند علمائے حق جاگو

اس میں شک نہیں کہ اس کام (تبلیغ) کو اصول شرعیہ کے ساتھ کیا جائے تو اس وقت اسلام اور مسلمین کی بڑی خدمت اور وقت کی اہم ضرورت ہے لیکن افراط وتفریط سے ہر کام میں احتیاط لازم ہے، تبلیغ کی اہمیت اور موجودہ دور میں اسکی ضرورت سے انکار نہیں مگر جو حدود اس کیلئے شرعاً مقرر کر دئے گئے ہیں ان سے تجاوز کرنا کیسے جائز ہوسکتا ہے، جبکہ تمام احکام شرعیہ میں افراط وتفریط کی سخت ممانعت آیات وروایات میں وارد ہے، جماعت کے جاہل مقررین اور حامی اپنی اجتماعی تقریروں اور نجی مجلسوں میں اور عام گفتگوؤں میں کہنے لگے کہ علماء ذہنی عیاشی میں مبتلا ہیں یا اللہ ان مدرسوں اور خانقاہوں کو تباہ کر دے جیسے انہوں نے دین کو تباہ کیا ہے خدا برا کرے ان لوگوں کا جنہوں نے دین کو مدرسوں اور خانقاہوں میں محدود کر دیا ہے ہمیں کہنے دیجئے کہ علماء قصور کر رہے ہیں یہ دین کے کام کے لئے نہیں نکلتے ملازمتوں کا بہانہ بناتے ہیں ان کو خدا پر بھروسہ نہیں ہے جب ان علماء کو باہر نکلنے کی دعوت دیجاتی ہے تو انکو حقوق یاد آنے لگتے ہیں یہ علماء ومشائخ لوگوں کو رہبانیت کی تعلیم دے رہے ہیں ان علماء سے مدرسہ میں بچے پڑھوالو فتوے حاصل کرلو تقریریں رات بھر کروالو مگر انبیاء علیہم السلام کا جو کام ہے گھر چھوڑ کر چلے لگانا تو یہ ان کے بس کا روگ ہی نہیں، کام ہم کر رہے ہیں ہم امیر ہوتے ہیں علماء ہمارے بستر ڈھونڈتے ہیں علماء تبلیغی جماعت کی ترقی دیکھ کر حسد میں مرے جارہے ہیں علماء درحقیقت اپنی پوجا کرانا چاہتے ہیں علماء بس پیٹ پال رہے ہیں انڈے اور پراٹھے میں مست ہیں ان کا کام یہ ہے کہ صدقہ، خیرات، زکوٰۃ، چندہ، مانگ، مانگ کر مدرسوں میں بیٹھ کر حرام کھائیں علماء سوچتے ہیں کہ اگر جماعت کامیاب ہوگئی اور عوام لوگ اس میں شریک ہوگئے تو ہماری خدمت کرنے والے کم ہو جائیں گے علماء سے تو تبلیغی جماعت ہزار درجہ بہتر ہے اپنا کھاتے ہیں اپنے کرائے سے جاتے ہیں علماء کو سواری چاہئے عمدہ عمدہ کھانا چاہئے ان کی ناز برداری کیجئے تبلیغی جماعت درحقیقت علماء ومبلغین کے منہ پر طمانچہ ہے جو تبلیغ دین کے لئے فرسٹ کلاس سے کم پر سفر نہیں کرتے ہیں خانقاہوں میں کچھ نہیں رہ گیا ہے خانقاہیں ویران ہیں ان میں کتنے لوٹ رہے ہیں ان میں باہم اختلاف ہے وغیرہ وغیرہ تھانہ بھون ۱۱ فروری ۲۰۰۸ء یوپی و ہریانہ کی سرحد پر واقع قصبہ سنولی میں ہورہا تبلیغی اجتماع اس وقت بدنظمی کا شکار ہوگیا جب اسٹیج سے علماء کرام پر کیچڑ اچھالا گیا یہ اجتماع منڈی کے وسیع میدان میں چل رہا تھا ہزاروں عقیدت مند سر جھکائے جماعت کی کارگذاری سُن رہے تھے سیکڑوں لوگ والہانہ طور پر چلہ اور 4 مہینہ کے لئے اپنے نام لکھا رہے تھے اِسی دوران مرکز سے آئے میاں جی ظہور الدین میواتی مائک پر آئے اور علما کو برا بھلا کہنے لگے انہوں نے کہا کہ مولویوں کو جماعت کی تشکیل کے لئے مت چھیڑو یہ تمہیں ایسی حدیثیں سنائیں گے کہ تم جماعت میں نہیں نکل پاؤ گے یہ خود تو نکلتے ہی نہیں یہ مولوی کانٹے والی مکھیاں ہیں۔ میاں جی ظہور نے اپنی گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جن مسجدوں میں مولوی صاحبان امام ہیں تم ان کے اردگرد جماعت والا ماحول تیار کردو اور اس قدر محنت کرو کہ ہر مقتدی مولوی کو جماعت میں نکلنے کے لئے ٹوکے تب یہ مجبور ہوں گے اور امامت چھوٹنے کے خوف سے جماعت میں نکل کھڑے ہونگے اسٹیج کو جاہل امرا نے گھیر رکھا تھا کچھ لوگوں نے اجتماع کا خاموش بائیکاٹ کیا میاں جی ظہور الدین کے ان ناشائستہ الفاظ سے پورے علاقہ میں غم وغصہ کا ماحول پیدا ہوگیا تھا اور عام مسلمان یہ سوچ رہا تھا کہ کیا یہ وہی جماعت ہے جس کو بڑے حضرت جی مولانا محمد الیاس صاحب نے اپنے خون سے سینچا تھا اور مولانا محمد یوسف صاحب نے اس کی آبیاری کی، نیز مولانا انعام الحسن صاحب نے اس کو فروغ دیا تھا اور شیخ الحدیث مولانا زکریا، مولانا عبید اللہ جیسے درجنوں کبار علما جماعت کے لئے آب حیات ثابت ہوئے قصبہ کاندھلہ میں ایسے ہی ایک امیر نے بخاری شریف پر فقرہ کس دیا تھا قصبہ کیرانہ میں ایک امام صاحب کو مسجد سے صرف اسلئے نکالدیا تھا کہ انہوں نے ایک جاہل امیر کو غلط بات پر ٹوک دیا تھا۔ جاگو جاگو علماء دیوبند علماء حق جاگو فقط والسلام

محمد انس مظاہری، محمد سعدان مفتاحی، خلیل الرحمن قاسمی، محمد زید مظاہری، عبد الشکور قاسمی، ابوالحسن قاسمی گورکھپوری، محمد سلطان ندوی سہارنپوری، عابد حسین مظاہری کاندھلوی

شائع کردہ جمعیۃ تحفظ دین مرادنگر غازی آباد یوپی (انڈیا) مزید رابطہ کیلئے۔ 9251607062

حضرت مولانا سخی داد خوستی مدظلہ

بعد دعاء سلام پاکستان سے لکھتے ہیں......ایک واقعہ یاد آیا جس سے بھائی عبدالوھاب کا علماء اور دینی مدارس سے نفرت (دشمنی) کا خوب پتہ چلتا ہے۔ یہ وقعہ مجھے حافظ قاری عزیز الرحمٰن، فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور ومتخرج جامعہ از ہر مصر نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ خیر پور میرس سندھ میں ایک رئیس کے یہاں بھائی عبدالوھاب رائے ونڈ والے کی دعوت تھی جس میں چند علماء کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ ان میں خیر پور میرس کے مشہور عالم مولانا بدرالدین پلفوٹرو بھی تھے اور میں بھی تھا۔ کھانے کے بعد میزبان نے حاضرین سے کہا کہ آپ حضرات ذرا توجہ فرمائیں، اب ''حضرت'' (عبدالوھاب) کچھ ارشاد فرمائیں گے۔ بھائی عبدالوھاب بیان شروع کرنے سے پہلے میزبان سے پوچھا کہ مجلس میں کوئی ایسا اجنبی شخص تو نہیں ہے جو ہمارے مزاج کا نہ ہو؟ صاحبِ خانہ نے جواب دیا کہ نہیں! سب اپنے ہیں تو بھائی عبدالوھاب نے بیان شروع کیا اور اس میں یہ کلمات کہے:

''دیکھیں! جب تک دینی مدارس ختم نہ ہو جائیں، ہماری (تبلیغ) مشن کامیاب نہیں ہو سکتی''

حضرت مولانا بدرالدین مدظلہ نے فوراً ٹوکا کہ:......

''جناب! یہ کونسی مشن ہے جو دینی مدارس کے ختم ہونے کے بعد ہی کامیاب ہو سکتی ہے؟''

ذرا وضاحت کریں۔ بھائی عبدالوھاب (بوکھلاکر) غصہ میں اپنے میزبان سے کہا: ''میں نے پہلے ہی پوچھا تھا کہ یہاں کوئی اجنبی (یعنی غیر تبلیغی ذہنیت والا شخص) تو نہیں ہے اور آپ نے کہا تھا کہ نہیں! تو پھر یہ کون ہیں؟''۔ اسکے بعد بھائی عبدالوھاب حضرت مولانا بدرالدین صاحب دامت برکاتہم کی طرف متوجہ ہو کر کہا ''میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ مدارس بالکل ختم کر دیئے جائیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ ہر گھر مدرسہ بن جائے'' حضرت مولانا بدرالدین صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا کہ جناب! آج میں سمجھ گیا کہ آپ لوگوں کے عزائم کیا ہیں؟ اب آپ کی ان رکیک تاویلوں سے کوئی بات نہیں بن سکتی۔ فرما کر مولانا موصوف اور ان کیساتھ علماء سب چلے گئے۔ والسلام (ا ے ۳:۱۹۰)

ادارتی تبصرہ: اسطرح کے رکیک حملے مرکز نظام الدین کے مولانا سعد اور برطانیہ کے امیر حافظ محمد پٹیل بھی کرتے ہیں۔ یہ ناپاک عزائم وفاسد پروگرام دشمنانِ اسلام کے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ ان کے ایجنٹ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان ظالموں سے دین کی حفاظت فرمائیں اور ان لوگوں کو اھل اللہ ومشائخ کے قدموں میں ڈالدیں تاکہ ان کی آخرت وعاقبت خراب نہ ہو اور دین کی سمجھ بوجھ درد وغم نصیب ہو۔

وماو فیقی الاباللّٰہ

۱۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مفتیانِ عظام مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں؟

(۱) مستورات اپنے اپنے شوہروں کے ساتھ یا پھر محرموں کے ساتھ تبلیغی جماعت میں جاتی ہیں باقاعدہ شرعی دائرہ حدود میں رہتے ہوئے مکمل حجاب و پردہ کے ساتھ مروجہ طریقہ کے مطابق عورتوں کا جماعت میں جانا کیسا ہے؟ مروجہ طریقہ عموماً یہ ہے کہ جتنی بھی عورتیں جماعت میں جاتی ہیں اُن سب عورتوں کے اپنے اپنے محرم ساتھ میں ہوتے ہیں اور باقاعدہ مکمل پردہ کے ساتھ چلتے ہیں، عورتوں کے ٹہرنے رہنے۔ اور طعام کا انتظام کسی باپردہ گھر میں ہوتا ہے۔ جہاں کسی بھی مرد کی آمد و رفت پر مکمل پابندی ہوتی ہے، اور مرد حضرات محلہ کی مسجد وغیرہ میں عورتوں سے بالکل الگ ٹہرتے ہیں اور مستورات عورتوں کی تبلیغ کرتی ہیں اور مرد مردوں کی تبلیغ کرتے ہیں، تو کیا ایسی صورت جائز ہے؟ یا ناجائز ہے؟ اس کے علاوہ اگر کوئی صورت ناجائز یا جواز کی ہو تو وہ بھی برائے کرم مفصل تحریر فرما دیجئے، اور جواب بالکل صاف صاف اور مدلل باقاعدہ حوالہ جات کے ساتھ عنایت فرما دیجئے، انتہائی مہربانی ہوگی، والسلام

العارض. عبدالقیوم قاسمی

مہتمم مدرسہ دارالعلوم مسیحیہ فرمانی مظفرنگر

۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجوابُ وباللہ التوفیق!۔ اللہ نے مردوں کو مکلف بنایا ہے کہ وہ دین کے احکام سیکھ کر اپنی عورتوں کو سکھائیں كُلُّكُمْ راعٍ وكُلُّكُمْ مسئولٌ عَنْ رعِيَّتِه (بخاری) عورتوں کو دعوت وتبلیغ کا مکلف نہیں بنایا ہے۔ ان کو دعوت وتبلیغ، امامت، خلافت سے مستثنیٰ رکھا ہے۔ انھیں اپنے گھر میں رہنے اور پردہ میں رہنے کا حکم دیا ہے وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ (القرآن) انہیں صرف ضرورت اور مجبوری میں گھروں سے نکلنے کی اجازت دی گئی ہے۔ عن ابن عمر عن النبی ﷺ لَيْسَ لِلنِّساءِ فِي الخُرُوجِ نَصِيبٌ إلا مُضْطَرَّةً (رواه الطبرانی فی المعجم الكبير) فتنوں کا دور ہے فتنوں کی وجہ سے عورتوں کو فرض نماز کیلئے اپنے محلہ کی مسجدوں میں آنے سے خواہ محرم کے ساتھ آئیں۔ صحابہ کے مشورہ سے حضرت عمر فاروق کے عہد خلافت میں روک دیا گیا۔ تو جمات تبلیغ میں نکلنے کے لئے جو ایک امر مستحب ہے کیونکر اجازت ہوسکتی ہے جبکہ عہد صحابہ کے مقابلہ میں اس دور میں بہت زیادہ فتنوں کا شیوع ہے اور بخاری شریف کی اس حدیث کی بنا پر انہیں روکا گیا عن عائشة قالت لَوْأَدْرَكَ رسولُ الله ﷺ ما أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ المَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقُلْتُ أَوَ مُنِعْتَهِنَ ؟ قُلْتُ نَعَمْ (بخاری ص ۱۲۰ ج ۱) ۔ خیر القرون میں عورتوں کو دین کی دعوت وتبلیغ کیلئے بھیجنے کی کوئی نظیر نہیں ملتی جبکہ اُس زمانے میں زیادہ ضرورت تھی کیونکہ اسلام میں بکثرت مرد اور عورتیں داخل ہو رہی تھیں۔ بانی تبلیغ حضرت مولانا محمد الیاسؒ اس کام کیلئے مفتی اعظم حضرت مولانا محمد کفایۃ اللہ کے پاس تین مرتبہ تشریف لیگئے اور ان سے عورتوں کی جماعت بھیجنے کی اجازت چاہی۔ حضرت مفتیؒ صاحب نے تینوں مرتبہ انہیں منع فرمایا اسلئے حضرت مولانا محمد الیاسؒ نے کبھی عورتوں کی جماعت نہیں بھیجی، ان کے صاحبزادے حضرت جی یعنی حضرت مولانا محمد یوسف صاحب نے بھی کبھی عورتوں کی جماعت نہیں بھیجی، عورتوں کو اپنی بستی میں ہی کسی کے مکان میں ہفتہ واری ایک یا دو اجتماع کر لینا چاہئے اس میں دینی مذاکرہ کر لیا کریں۔ اس سے کافی دینداری کا ماحول پیدا ہوگا۔ ہمارے اسلاف کا یہی طریقہ رہا ہے۔ عورتوں کو باہر اور دور دراز جانے سے احتیاط کرنی چاہئے۔ محرم کے ہوتے ہوئے بھی غیر محرموں کے ساتھ سفر ہوتا ہے۔ مثلاً دس عورتوں کی ایک جماعت اپنے اپنے محرم کیساتھ نکلتی ہے تو ہر عورت کا ایک ایک محرم ہوتا ہے اور باقی ۹ آدمی غیر محرم ہوتے ہیں جن کیساتھ وہ جاتی ہیں۔ یہ بے احتیاطی ہے، غیر محرم کیساتھ سفر کرنے کی احادیث میں ممانعت آئی ہے لا یحل لامراۃ تو من باللہ والیوم الآخر تسافر مسیرة یوم و لیلة الا مع ذی محرم علیھا (مسلم) فقط واللہ اعلم حبیب الرحمٰن عفا اللہ عنہ مفتی دارالعلوم دیوبند

یکم محرم ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح زین الاسلام قاسمی نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح
زین الاسلام قاسمی الہ آبادی
نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

حبیب الرحمٰن عفا اللہ عنہ
مفتی دارالعلوم دیوبند
۸/۱/۱۴۳۲ھ

۷۸۶

مکرمی! میں کیا گشت کے فضائل مشہور ہیں کیا ثابت ہیں

سلام مسنون!

آپ کا رجسٹری خط ملا، مگر آپ نے جواب کیلئے کچھ نہیں بھیجا تاہم:

(۱) گشت کے جو فضائل بیان کئے جاتے ہیں ان کی کچھ اصل نہیں ہے۔

(۲) دینی کام صرف نظام الدین والی تبلیغ میں منحصر کرنا یا سمجھنا بھی خطرناک رجحان ہے۔

(۳) جماعت والوں کے بیانات تو اب صرف یہ رہ گئے ہیں کہ جماعت میں نکلو اس کے علاوہ شاید ہی کوئی بات کہتے ہوں۔

(۴) نوافل کے فضائل تو خوب بیان کرتے ہیں مگر مغرب کے بعد دو سنتیں بھی لوگوں کو ڈھنگ سے نہیں پڑھنے دیتے۔

اس لئے اصلاح حال کی طرف سب سے پہلے تبلیغ کے اکابر کی توجہ ضروری ہے۔ پھر علماء کرام اور اساطین امت کی توجہ ضروری ہے۔

والسلام

سعید احمد پالنپوری

۲۰/ربیع الاول ۱۴۲۱ھ

٨٩٥ نقل مطابق اصل

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس تقریر کے متعلق جو بندہ درج ذیل تحریر کی جا رہی ہے اور یہ تقریر بہر کے سامنے جو ایک بڑا تبلیغی اجتماع تھا اور اس میں ایک مستند عالم جو اس مروجہ تحریک جو تبلیغی جماعت کے نام سے معروف ہے کے بڑے ذمہ داروں میں سے ہے یہ تقریر ان کی ہے اور بعد میں پھر اس تقریر کو متعدد عوام نے سنا ہے انہی کی زبانی جو کیسٹ میں محفوظ ہے یہ ہے۔ اجتماع کے ذریعہ نہیں یا ملاقاتوں کے ذریعہ نہیں۔ تھوڑا آگے چل کر مولانا الیاس رح فرماتے ہیں جو ایک مرتبہ ہفتہ میں ذمہ داری سمجھ کر اپنی مسجد کے ماحول میں گشت کرتا رہے گا تو ایمان پر مرنا خدا کی طرف سے طے ہے جب بھی موت آئے گی ایمان پر آئے گی۔ اور اگر اس کے محلہ میں عذاب آتا ہے تو اس کو دیکھ کر عذاب ہٹا لیں گے اور اگر عذاب آتا ہے تو اس شخص کو وہاں سے ہٹا دیں گے اور گشت نہیں کر رہا ہے چاہے جتنی بھی عبادت کرتا ہے اللہ کی طرف سے ضمانت نہیں کہ موت ایمان پر آئے گی یا عذاب ہٹا لیا جائے گا کیا یہ بیان شریعت میں ٹھیک ہے یا غلط ہے بلکہ ہے اور ایک صاحب نے تو اس گشت کو فرض عین سے بھی شدید بتایا ہے نہ کرنے والے گو نہ گار بتایا ہے احقر بہت کش مکش میں ہے کہ فرض ہے یا واجب ہے یا مستحب ہے براہ کرم تفصیلی جواب دینے کی زحمت گوارہ کریں۔

الجواب :- وباللہ التوفیق (١) تقریر کا جو اقتباس گشت سے متعلق آپ نے تحریر فرمایا ہے یہ تعبیر صحیح نہیں ان ہی عالم صاحب سے اس کا حوالہ طلب فرمائیں کہ مروجہ گشت جو مسلمانوں میں ہوتا ہے اس کو وہ نبیوں کی سنت قرآن پاک کی کونسی آیت یا کونسی حدیث دیکھ کر بتایا ہے نبیوں نے تو کافروں اور مشرکوں کو اللہ وحدہٗ لاشریک کی طرف دعوت دی ہے نیز انبیاء کرام کا کافروں سے ملاقات کرنا اور زبانِ الٰہی اللہ کی طرف سے آئے ہوئے احکام کو بیان کرنا پھر اللہ کی

طرف دعوت دینا قرآن پاک میں جا بجا مصرح ہے حیرت ہے کہ قرآن و حدیث
سے صرف نظر کرکے اور آنکھ بند کرکے تقریر کرتے ہیں (۲) اللہ و رسول کے ارشاد
کے بغیر کسی انسان کو یہ حق نہیں پہونچتا کہ وہ کسی کو کامیاب ہونے کی گارنٹی دے۔
حضرت مولانا الیاس رح کے ملفوظات میں ہمیں گشت کے عمل پر ایسی کوئی گارنٹی نظر
نہیں آئی احادیث کے ذخیرہ میں بھی ہمیں کوئی روایت اس طرح کی نہیں ملی۔
یہ سب غلو کی باتیں ہیں اس سے احتراز ہونا چاہئے اور اعتدال کی راہ پر
رکھتے ہوئے قرآن و حدیث کے مطابق تبلیغ ہونی چاہئے =

فقط واللہ اعلم۔

کتبہ حبیب الرحمن عفی عنہ
مفتی دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح
محمد ظفیر الدین غفرلہ

الجواب صحیح
کفیل الرحمن

الجواب صحیح
محمد طاہر عفی اللہ عنہ

المصدق
محمد ظفیر الدین
مفتی دار العلوم دیوبند
۲۵ رجب ۱۴۱۷ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مفتیان عظام مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں؟

(۱) مستورات اپنے اپنے شوہروں کے ساتھ یا پھر محرموں کے ساتھ تبلیغی جماعت میں جاتی ہیں باقاعدہ شرعی دائرہ، حدود میں رہتے ہوئے مکمل حجاب و پردہ کے ساتھ مروجہ طریقہ کے مطابق عورتوں کا جماعت میں جانا کیسا ہے؟ مروجہ طریقہ عموماً یہ ہے کہ جتنی بھی عورتیں جماعت میں جاتی ہیں اُن سب عورتوں کے اپنے اپنے محرم ساتھ میں ہوتے ہیں اور باقاعدہ مکمل پردہ کے ساتھ چلتے ہیں، عورتوں کے ٹھہرنے رہنے۔ اور طعام کا انتظام کسی باپردہ گھر میں ہوتا ہے۔ جہاں کسی بھی مرد کی آمد و رفت پر مکمل پابندی ہوتی ہے، اور مرد حضرات محلہ کی مسجد وغیرہ میں عورتوں سے بالکل الگ ٹھہرتے ہیں اور مستورات عورتوں کی تبلیغ کرتی ہیں اور مرد مردوں کی تبلیغ کرتے ہیں، تو کیا ایسی صورت جائز ہے؟ یا ناجائز ہے؟ اس کے علاوہ اگر کوئی صورت ناجائز یا جواز کی ہو تو وہ بھی برائے کرم مفصل تحریر فرما دیجئے، اور جواب بالکل صاف صاف اور مدلل باقاعدہ حوالہ جات کے ساتھ عنایت فرما دیجئے، انتہائی مہربانی ہوگی، والسلام۔

العارض. عبدالقیوم قاسمی

مہتمم مدرسہ دارالعلوم مسیحیہ فرمانی مظفر نگر

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

۱۹۶

الجواب وباللہ التوفیق: اکابر کے فتاوی دونوں قسم کے ہیں بعض اکابر نے قیود و شرائط کیساتھ اجازت دی ہے اور بعض نے ممانعت تحریر فرمائی ہے ملاحظہ ہو فتاوی محمودیہ احسن الفتاوی اور فتاوی رحیمیہ۔ ایسی صورت میں بہتر یہی ہے کہ عورتیں مقامی طور پر ہی تعلیم وتبلیغ کا کام انجام دیں فقط واللہ اعلم

کتبہ العبد محمد طاہر عفا اللہ

مظاہر علوم سہارنپور

۸/۳/۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح

مقصود

۸/۳/۱۴۳۲ھ

اللھم صلی علی سید نا و مولانا محمد وعلی الہ وصحبہٖ و سلم

اس دور کے کچھ تقاضے ہیں جو ہم نے اللہ سے دعا کی ، اے اللہ آخری درجہ حضور ﷺ کی طرف مائل ہو جائے تو اللہ کا آخری درجہ حضور کی طرف مائل ہونا اسکی شکل آخرت میں اور ہے آخرت میں اسکی شکل یہ ہے کہ حضور کو مقام محمود ملیگا جو کسی بندے کو نہیں ملیگا اور دنیا کے اعتبار سے اسکی شکل اور ہے دنیا کے اعتبار سے شکل یہ ہے کہ حضور کا لایا ہوا دین سر بلند ہوگا جتنا حضور کا لایا ہوا دین سر بلند ہوگا اتنا ہی اللہ کا میلان ظاہر ہوگا دنیا میں اور دنیا میں حضور کے لائے ہوئے دین کی سر بلندی کیلئے سب سے پہلے ضروری ہے کہ اس دین کیلئے محنتیں کریں اور وہ محنتیں مجھے اور آپ کو کرنی ہیں اللہ میرے حصہ کی مجھے توفیق عطا فرمائے آپ کے حصہ کی آپ کو توفیق عطا فرمائے عام مسلمانو کے حصہ کی عام مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے حضور کے لائے ہوئے دین کی ذمہ داری پوری امتِ مسلمہ پر ہے یہ نہیں کہ یہ کام مولویوں کا ہے ارے بھائی مولویوں کا جو کام ہے وہ کریں گے تیرا جو کام ہے تو کر ، ہر امتی کی ذمہ داری ہے کوئی اس سے مستثنا نہیں ہے تبلیغ والے کہتے ہیں کہ دین کی بات پہنچانا فرض عین ہے تو بہت لوگ کہتے ہیں کہ نہیں یہ تو مولویوں کا کام ہے ارے ہر امتی پر فرض عین ہے تو باپ ہے یا نہیں؟ اپنی اولاد کو دین پہنچا ،تو شوہر ہے یا نہیں؟ اپنی بیوی کو دین پہنچا، تیری بیوی کو دین پہنچانے کیلئے گاؤں کے مولانا صاحب آئینگے ؟ تیرے بچوں کو دین پہنچانے کیلئے گاؤں کے حضرت جی آئینگے ؟ ارے بھائی حضرت جی تو تجھے مسجد میں پہنچا ئینگے پھر تجھے گھر جا کر اپنے بچوں کو بیوی کو پہنچانا ہے ہر مسلمان پر دین کی بات دوسروں تک پہنچانا فرض عین ہے کتنا ؟ جتنا جانتا ہے ! ہر شخص ہر مؤمن دین کی جتنی باتیں جانتا ہے انہیں اپنے متعلقین تک پہنچانا ہے باپ کو بیٹوں تک پہنچانا ہے بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی تک پہنچانا ہے، شوہر کو بیوی تک پہنچانا ہے، خاندان کے چودھری اور بڑے کو پورے خاندان کی طرف پہنچانا فرض ہے، اسلئے ہر شخص پر دین کی اتنی بات جتنی وہ جانتا ہے دوسروں تک پہنچانا فرض عین ہے تبلیغ والے کہتے ہیں کہ لوگ منہ چڑھاتے ہیں کہ یہ تو مولویوں کا کام ہے ارے بھائی یہ مولویوں کا ہی کام نہیں ہے ہر امتی کا کام ہے مگر دو باتیں ایک جتنا جانتا ہے، اتنا ہی، آج کل تبلیغی جماعت والے اپنی باتوں میں اناپ شناپ بکواس کرنے لگے ہیں اناپ شناپ بکواس کرتے ہیں ایک پاگل تبلیغی تھا وہ تقریر کر رہا تھا کہ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا لاٹھی ڈالو انہوں نے لاٹھی ڈال دی تو موسیٰ علیہ السلام بھاگے جانتے ہو موسیٰ علیہ السلام کیوں بھاگے تھے انکا ایمان نہیں بنا تھا (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) وہ کہہ رہا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام ڈر کر اسلئے بھاگے تھے کہ انکا ایمان نہیں بنا تھا۔ تیرا ہی ایمان بن گیا ، ایسی ایسی پتہ نہیں کیا کیا پاگل پنے کی باتیں کرتے ہیں دائرے سے مت نکلو جتنا دین جانتے ہو اتنا ہی بولو آگے کی باتوں میں دخل مت دو اگر آگے کی باتوں میں بغیر جانے دخل دیگا تو اب (ضَلَّ فَاضَلَّ) خود بھی گمراہ ہوگا دوسروں کو بھی گمراہ کریگا آج کل یہ تبلیغ والے چلہ دو چلہ لگا کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہی سب سے بڑے داعی ہو گئے اور پوری شریعت میں اناپ شناپ بکواس کرتے ہیں قرآن کی آیتوں پر بھی حدیثوں پر بھی ارے اپنے دائرہ میں رہو جتنا تم صحیح دین جانتے ہو بس اتنا ہی بیان کرو آگے کا دین جاننے والوں کے لئے چھوڑ دو، دوسرا ہر شخص کو اپنے دائرے میں دین پہنچانا ہے اسکے وسائل کی حد تک باپ کو بیٹوں تک پہنچانا ہے شوہر کو بیوی تک پہنچانا ہے بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی تک پہنچانا ہے خاندان کے بڑے کو خاندان تک پہنچانا ہے گاؤں کے بڑے کو گاؤں تک پہنچانا ہے اس سے بڑا ہے تو اور آگے بڑھو بہر حال دین کیلئے محنتیں کرنا ہر شخص کی ذمہ داری ہے یہ دنیا میں حضور کے دین کی سر بلندی کے اسباب ہیں اسکے لئے وارثین انبیاء کی محنتوں کی حاجت ہوگی یہ دنیا دار الاسباب ہے یہاں ہر چیز کا سبب ہے دین کی سر بلندی کیلئے بھی سبب ہے اور وہ وارثین انبیاء کی محنت ہے انکی محنتوں سے دین سر بلند

ہو گا سنو! میرے بھائیو! آج دنیا میں اھل حق کی بہت سی جماعتیں ہیں جو دین کیلئے کام کرنے والی ہیں یہ بہت اہم بات کہہ رہا ہوں کہ آج دنیا میں اھل حق کی بہت سی جماعتیں ہیں جو دین کیلئے کام کرنے والی ہیں ڈنکے کی چوٹ بات کہنا فضلائے دیوبند کی خصوصیت ہے وہ دین کی بات کلیر کر کے کہینگے آدھے پونے کا سودا نہیں کرینگے جسے ماننا ہو (علیٰ وجہ البصیرت) مانو جسے نہیں ماننا تم جانو علماء دیوبند کا ہمیشہ یہی امتیاز رہا ہے کہ انہوں نے کبھی آدھے پونے کا سودا نہیں کیا جو بات کہتے ہیں صاف اور کلیر کہتے ہیں مگر آج ہم مسلمانوں میں دیوبندیوں میں بہت سی جماعتیں ہیں جو دین کے لئے کام کر رہی ہیں اور اھلِ حق ہیں مگر دوٹوک بات نہیں کرینگے اور اس مسئلہ میں تبلیغی جماعت والے تو سب سے ڈھیلے ہیں وہ تو کبھی کسی کو کچھ کہینگے ہی نہیں کہتے ہیں کہ آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائیگا یہ نبیوں کا طریقہ دعوت نہیں ہے ایک بات اور سمجھو: یہ مدرسہ والے اِس غلط فہمی کا شکار نہیں ہیں کہ دین کا سارا کام ہم ہی کر رہے ہیں وہ جانتے ہیں کہ حضور کے کاموں میں سے ایک کام تعلیم کا بھی تھا وہ کام ہم کر رہے یہ خانقاہ والے اسی غلط فہمی کا شکار نہیں ہیں کہ دین کا سارا کام ہم ہی کر رہے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ حضور کا ایک کام (یزکیہم) تھا وہ ایک کام ہم بھی کر رہے ہیں یہ مجاہدین اس غلط فہمی کا شکار نہیں ہیں کہ دین کا سارا کام ہم کر رہے ہیں وہ جانتے کہ یہ ایک شعبہ ہے جو ہم سنبھالے ہوئے ہیں دوسرے شعبے دوسرے لوگ سنبھالے ہوئے ہیں، لیکن یہ تبلیغ والے اس غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہیں کہ سارا کام دین کا ہم ہی کر رہے ہیں یہ تبلیغ والے اس غلط فہمی کا اتنا شکار ہیں کہ انکی نظر میں یہ مدرسے بیکار ہیں یہ خانکا ہیں بیکار ہیں یہ مجاہدین بیکار ہیں بس تبلیغ ہی تبلیغ سب ہی کچھ ہے دین کا کام صرف وہی ہے میرے بھائیو ایک مثال سے سمجھو کوہِ نور ہمارے ہندوستان کا ایک ہیرا ہے اب بھی ہم مالک ہیں اسکے، لیکن ہندوستان پر جب انگریزوں کی حکومت ہوئی تو وہ ہیرا یہاں سے چرا کر لے گئے ہیں اور اِس وقت لندن میں وہ ہیرا ہے ایک میوزیم میں رکھا ہوا ہے میں دیکھنے کیلئے گیا تو وہاں جا کر مجھے معلوم ہوا کہ کوہِ نور نہیں دکھاتے جہاں کوہِ نور ہے وہاں سے اسکا فوکس ڈالتے ہیں وہاں پھر اس فوکس میں سے دوسرا فوکس ڈالتے ہیں وہ دیکھو میں نے نہیں دیکھا واپس چلا آیا کہ چوری اور سینہ زوری دکھاتے بھی نہیں کمبخت ہمیں، اس کا وزن ہے ساڑھے سات سو گرام (۷۵۰) اور کہتے ہیں کہ سارے ہندوستان سے زیادہ قیمت ہے اس ہیرے کی اسکو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجا رہے تھے، ہاتھ میں سے گر گیا اور سات ٹکرے ہو گئے چھوٹے بڑے میرے بھائیوں یہ بتاؤ یہ جو سات ٹکڑے ہیں انکی حیثیت (ویلیو) ختم ہو گئی؟ نہیں لیکن وہ جو ون پیس (one piece) کوہِ نور تھا وہ حیثیت کسی بھی ٹکڑے کی نہیں رہی ہے مگر ہر ٹکڑا اپنی جگہ پر کروڑوں روپے کی مالیت رکھتا ہے اب بولو اگر ان سات ٹکڑوں میں سے کوئی بھی ٹکڑا یہ کہنے لگے کہ میں ہی کوہِ نور ہوں بولو یہ ٹکڑا صحیح کہہ رہا ہے یا غلط کہہ رہا ہے؟ غلط کہہ رہا ہے! اور اگر ہر ٹکڑا کہے میں میں بھی کوہِ نور ہوں صحیح کہتا ہے یہ مثال ہے بات کو سمجھنے کیلئے حضور اور صحابہ کا کام ون پیس کوہِ نور جیسا تھا وہ معلم بھی تھے وہ مجاہد بھی تھے وہ مزکی بھی تھے وہ داعی بھی تھے سب کچھ وہی تھے بعد میں جب کام پھیلا تو کوہِ نور کے ٹکڑے ہو گئے تعلیم کا کام انہوں نے سنبھالا تزکیہ کا کام انہوں نے سنبھالا تبلیغ کا کام انہوں نے سنبھالا تقریر کا کام انہوں نے سنبھالا مسجدوں میں امامت کا کام انہوں نے سنبھالا مکتبوں میں مدرسی کا کام انہوں نے سنبھالا بے شمار ٹکڑے ہو گئے اب اگر ان ٹکڑوں میں سے کوئی بھی ٹکڑا یہ دعویٰ کرے کہ میں ہی حضورﷺ اور صحابہ والا کام کرتا ہوں غلط کہتا ہے اور اگر ان ٹکڑوں میں سے کوئی بھی ٹکڑا یہ کہے میں بھی حضور اور صحابہ والا کام کرتا ہوں صحیح کہتا ہے تبلیغی جماعت میں یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے کہ ہم ہی دین کا کام کرتے ہیں اور حضور صحابہ والا کام کرتے ہیں یہ غلط کہتے ہیں اور اس غلط کہنے کا نتیجہ کیا ہے اگر ان کی اصلاح نہیں ہوئی تو بہت جلد یہ تبلیغ والے مسلمانوں کا ایک الگ فرقہ بن جائینگے، وہ برا دن مجھے نظر آتا ہے،

وہ برادن مجھے نظر آرہا ہے، اگران کی ذہنیت صحیح نہیں ہوئی تو بہت جلد یہ تبلیغ والے مسلمانوں کا ایک الگ فرقہ بن جائینگے اور ہمیں اپنے قلم سے لکھنا پڑیگا یہ گمراہ فرقہ ہے یہ برادن مجھے نظر آرہا ہے اس لئے میرے بھائیو اس غلط فہمی کو نکالو دین کی صحیح لائنوں پر دین کا صحیح کام کرنے والا وہ اللہ اور اللہ کے رسول کے صحابہ والا کام کررہا ہے کسی کو اس غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہئے سب کو یہ سمجھنا چاہئے جو دین کی صحیح لائنوں پر کام کررہے ہیں وہ رسول اور صحابہ والا کام کر رہے ہیں وہ اکیلا ہی صحابہ والا کام نہیں کر رہا ہے سبھی اللہ اور اسکے رسول اور اور صحابہ والا کام کررہے ہیں بعض حضرات کہتے ہیں ہندوستان کے حالات ایسے نہیں ہے کہ ہم غیر مسلموں کو دعوت دیں ''ناچنا نہیں آتا آنگن ٹیڑھا بتا دیا''، مکہ کے حالات کہاں تھے ایسے جو غیر مسلموں کو دعوت دی جائے اور وہاں حضور نے سب سے پہلے غیر مسلموں کو دعوت دی ہے جبکہ مکہ کے مقابلہ میں ہندوستان کے حالات نہایت شاندار ہیں مگر یہ فیلڈ خالی پڑا ہے کوئی نہیں مسلمانوں میں جوان بیچاروں تک دین اسلام صحیح طریقہ سے پہنچادے ایمان لانا نہ لانا انکا کام ہے انکو دین اسلام سمجھانا یہ تو داعی کی ذمہ داری ہے اور داعی آپ ہی حضرات ہیں اگر آپ ہی (علماء) حضرات داعی نہیں ہیں تو پھر اس زمین پر کوئی بھی داعی نہیں ہے آپ ہی (علماء) وارثین انبیاء ہیں بہر حال اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو (الی کافۃ الناس) بھیجا ہے اور آپ (علماء) کو بھی (الی کافۃ الناس) بھیجا ہے ہر فیلڈ میں ہر میدان میں حضور کی نمائندگی آپ ہی کو کرنی ہوگی حضور سے کہا جارہا ہے (فاصدع بماتئومر) جس بات کا آپ سے حکم کیا گیا ہے ڈنکے کی چوٹ کہیئے گھبرائیے مت یہی حکم آپ کو بھی دیا گیا ہے لیکن آج علماء میں گھبراہٹ ہے بزدلی ہے ڈنکے کی چوٹ بات نہیں کہتے اسکے بہت سے وجوہ بعض علماء کو تو یہ جھنم یہ پیٹ صحیح بات نہیں کہنے دیتا وہ سوچتا ہے میں صحیح بات کہونگا تو مجھے امامت سے ہٹا دینگے اب وہ انکی غلط باتوں میں ہاں میں ہاں ملاتا ہے یہ تو مثال ہے (لیشترون بأیاتِ اللہ ثمناً قلیلا) وہ صحیح دین جانتا ہے یہ صرف روٹی بوٹی کی خاطر اس طرح کرتا ہے اللہ کے دین کو بیچتا ہے چند کوڑیوں کے بھاؤ کبھی وہ کہتا ہے دعوت کی مصلحت یہ ہے کہ میں آہستہ آہستہ لوگوں کو دین کے قریب لاؤنگا یہ شیطان کا ایک دھوکا ہے، انبیاء کا یہ طریقہ دعوت ہے ہی نہیں بعض لوگ حکمت و مصلحت سے کام لیتے لیتے مرگئے اور انکی امت درمیان میں لٹک گئی اور نئی امت بن گئی، نبیوں کا یہ طریقہ دعوت ہے ہی نہیں انبیاء کی دعوت کا طریقہ یہ ہے وہ آدھے پونے کا سودا نہیں کرتے، دو کشتیوں میں پیر رکھ کر نہیں چلتے، وہ پہلے ہی دن سے دودھ اور پانی کو نکھار کر الگ الگ کر دیتے ہیں کہ دیکھو یہ پانی ہے یہ دودھ ہے حضور کو یہی حکم دیا جارہا ہے (فاصدع بما تومر) ڈنکے کی چوٹ کہیئے وہ بات جسکا آپ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے میرے بھائیو آپ کو یہی حکم دیا جارہا ہے کیونکہ آپ انبیاء کے نائبین ہیں وارثین ہیں اللہ کے دین کو صرف روٹی بوٹی کی خاطر اور چند کوڑیوں کے بھاؤ مت بیچو اللہ کے دین کی جو بات کہنی ہے ڈنکے کی چوٹ کہو لاگ لپیٹ کر مت کہو انبیاء کا طریقہ دعوت یہی ہے!

اقتباسات از خطاب محدثِ کبیر حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری شیخ الحدیث و صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند سہارنپور (یوپی)

خطاب ---------- بتاریخ.. 16-2-2008 بنگلور

مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں دفتر اصلاح معاشرہ بگرا مظفر نگر یوپی۔ 09718766960

اللّٰھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابہ

اے اللہ ہمیں حق حق کی صورت میں دکھا اور اتباع کی توفیق دے اور باطل باطل کی شکل میں دکھا اور بچنے کی توفیق دے

مروجہ تبلیغی جماعت

کے بارے میں

شرعی فتویٰ

از: حضرت مولانا مفتی عبد القدوس صاحب رومی مفتیٔ اعظم آگرہ

ناشر

مکتبہ حقانیہ الہ آباد (یوپی)

باسمہٖ تعالیٰ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

محترم حضرات علماءِ دین و مفتیانِ شرعِ متین! اپنے منصب اور نائب انبیاء ہونے کی لاج رکھتے ہوئے اللہ کے حاضر و ناظر ہونے کا یقین مستحضر کرتے ہوئے بلا خوف لومۃ لائم اور بلا تعلیل مندرجۂ ذیل سوالات کے ہر جزو کا جواب واضح اور صاف بغیر کسی لاگ لپیٹ کے اور اگر ممکن ہو تو ادلۂ شرعیہ کی روشنی میں مدلل طور پر عنایت فرمائیں نفس سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔ فقط محمد ابوالحسن بن عبد العزیز القاسمی

سوال ۱: کیا اسلام میں دعوت و تبلیغ کا کوئی خاص طریقہ متعین ہے کہ اس خاص طریقہ سے دعوت و تبلیغ کرے تب ہی وہ دین کا داعی اور دعوت و تبلیغ کا فریضہ انجام دینے والا ہے؟ مثلاً کوئی فرد یا جماعت دعوت و تبلیغ کے بارے میں مندرجۂ ذیل اعتقادات رکھے.........

(الف) جاہل پوری عمر میں تین چلے اور عالم پوری عمر میں تین سال اور ہر سال میں ایک چلہ اور ہر مہینے میں تین دن اور ہر ہفتہ میں دو گشت کی ترتیب سے دعوت و تبلیغ کے کام میں نکلتے ہیں وہ دین کا داعی اور مبلغ ہے، ہاں اگر مرکز نظام الدین دہلی اس ترتیب میں کوئی رد و بدل کرے تو پھر اسی کے مطابق دعوت و تبلیغ کرنا ضروری ہے اس ترتیب کے بغیر کوئی دین کا داعی نہیں۔

(ب) مرکز نظام الدین دہلی کی مذکورہ ترتیب پر کوئی دعوت و تبلیغ کے کام میں نکلے تب ہی وہ اللہ کے راستے میں ہے، اس طریقہ سے الگ کسی اور طرح سے دعوت و تبلیغ کے لئے نکلے تو وہ اللہ کے راستے میں نہیں ہے۔

(ج) اگر کسی نے علمِ دین حاصل کرنے کے لئے دارالعلوم دیوبند، مظاہر علوم

سہارنپور، ندوۃ العلماء لکھنؤ یا کسی بھی دینی مدرسہ میں دس بیس سال بھی لگا دیئے تو اس کا وقت اللہ کے راستے میں نہیں لگا، اور وہ اللہ کے راستے میں وقت لگانے والا نہیں ہوا اور دینی مدارس میں پڑھنے پڑھانے کے لئے گھر بار چھوڑنا یہ ہجرت نہیں اور اللہ کے راستے میں گھر بار نہیں چھوٹا، مرکز دہلی کی ترتیب پر گھر بار چھوڑنا ہجرت ہے اور یہی اللہ کا راستہ ہے۔

(د) کوئی بھی عالم جب تک مرکز نظام الدین دہلی کی ترتیب پر دعوت و تبلیغ کے لئے نکل کر وقت نہ لگائے اس کا ایمان نہیں بن سکتا چاہے کتنا بھی قرآن و حدیث پڑھ پڑھا لے۔

(ہ) ہر کس و ناکس کا ایمان مرکز دہلی کی ترتیب پر دعوت و تبلیغ میں نکل کر وقت لگانے سے ہی بن سکتا ہے اس کے بغیر ایمان بگڑا ہوا ہے اور اس کے بغیر ایمان نہیں بن سکتا۔

(و) دینی مدرسوں میں دس بیس سال لگانا بھی مجاہدہ نہیں ہے اور بغیر مجاہدہ کے ایمان نہیں بن سکتا لہٰذا مدرسوں میں وقت لگانے سے ایمان نہیں بنتا البتہ مرکز دہلی کی ترتیب پر دعوت و تبلیغ کی محنت میں نکلنے سے مجاہدہ ہوتا ہے اور ایمان بن جاتا ہے

(ز) مرکز نظام الدین دہلی کی ترتیب پر دعوت و تبلیغ کا کام کشتیٔ نوح کی طرح ہے کہ جو اس کشتی میں سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو سوار نہ ہوا وہ غرق ہو گیا اسی طرح جو اس ترتیب پر دعوت و تبلیغ کے کام میں لگ گیا وہ نجات پا گیا اور جو نہ لگا وہ ہلاک ہو گیا۔

(ک) مرکز دہلی کی ترتیب پر دعوت و تبلیغ کے لئے گھر بار چھوڑے بغیر وعظ و تقریر بے فائدہ ہے صرف تقریروں سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

(ل) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ ہم نے پہلے ایمان سیکھا پھر قرآن

سیکھا لہٰذا پہلے ایمان سیکھنا ہے اور ایمان اللہ کے راستے میں نکلے بغیر سیکھ نہیں سکتے اور اللہ کا راستہ دعوت و تبلیغ میں مرکز دہلی کی ترتیب پر نکلنا ہے اس لئے پہلے اسی ترتیب پر دعوت و تبلیغ کی محنت میں نکلنا ضروری ہے اور قرآن عزیز کا سیکھنا اس کے بعد ہونا چاہئے۔

سوال ۱۲ ۔ ایک شخص مثلاً زید مرکز دہلی کی ترتیب پر دعوت و تبلیغ کے لئے نکلے اور گھر بار چھوڑ کر ایک عرصہ تک دعوت و تبلیغ کرتا رہے اور ایک شخص مثلاً عمر کسی دینی مدرسہ میں دس پندرہ سال لگا کر علمِ دین حاصل کرے اور اس دینی مدرسہ سے عالم و فاضل مفتی اور قاضی کی سند اجازت حاصل کرکے کتب دینیہ کے درس و تدریس میں لگ جائے یا قوم مسلم کی امامت یا مسندِ افتاء اور قضا پر فائز ہو جائے۔

پھر کوئی فرد یا جماعت زید کو یا زید خود اپنے آپ کو دین کا داعی اور مبلغ تصور کرے مگر عمر کو دین کا داعی اور مبلغ نہ مانے۔ اگر کسی درجہ میں عمر کی مندرجۂ بالا خدمات کو دینی خدمت تصور بھی کرے تو پھر بھی مرکز دہلی کی ترتیب پر دعوت و تبلیغ کرنے کے مقابلہ کمتر جانے اور اس نظریہ کا اظہار بھی لوگوں میں کرے۔

سوال ۱۳ ۔ اگر کوئی فرد یا جماعت یہ عقیدہ رکھے کہ نماز سے اللہ کی مدد یں نہیں آسکتیں، روزے سے اللہ کی مدد یں نہیں آسکتیں دعوت و تبلیغ کی محنت میں لگ جاؤ اور وہ بھی مرکز دہلی کی ترتیب پر تو اللہ کی مدد یں آنے لگیں گی اور دلیل میں یہ پیش کرے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خانۂ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے دشمن نے اونٹ کی اوجھڑی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر ڈال دی تو فرشتے مدد کے لئے نہیں آئے اور اوجھڑی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ہٹائی مگر جب دعوت و تبلیغ کی محنت کیلئے طائف گئے اور دشمنوں نے پتھر برسائے تو فرشتے مدد کے لئے آ گئے۔

سوال ۱۴۔ کسی مسجد میں عامۃ المسلمین کے افادہ کے لئے قرآن عزیز کی تفسیر ہو رہی ہو پھر کوئی فرد یا جماعت صرف اس لئے کہ مرکزِ تبلیغ نظام الدین دہلی کی ترتیب پر دعوت و تبلیغ میں نکلنے کے بارے میں دورانِ تفسیر کچھ نہیں کہا جاتا، قرآن عزیز کی تفسیر کو بے فائدہ بتائے یا اس کے بالمقابل فضائلِ اعمال مؤلفہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کو اہم بتائے اور سلسلۂ تفسیرِ قرآن عزیز پر فضائلِ اعمال کی تعلیم کو ترجیح دے اور فضائلِ اعمال کی تعلیم میں شرکت کے لئے لوگوں میں ترغیب پیدا کرے اور شرکت پر آمادہ کرنے پر سلسلۂ تفسیر کو اپنے قول و فعل سے نظر انداز کرے بلکہ تفسیرِ قرآن عزیز کی طرف اگر عوام زیادہ رجوع کر رہے ہوں تو سلسلۂ تفسیر کو بند کر دینے کی کوشش کرے کہ اس طرح فضائلِ اعمال کی تعلیم پر اثر پڑے گا۔

یا کسی مسجد میں صرف اس لئے قرآن عزیز کی تفسیر کا آغاز ہی نہ ہونے دے کہ فضائلِ اعمال کی تعلیم پر اثر پڑے گا یا اس لئے آغاز نہ ہونے دے کہ لوگ یہ سوچ کر کہ ہمیں سب کچھ اپنے مقام پر ہی مل جاتا ہے پھر مرکز دہلی کی ترتیب پر دعوت و تبلیغ کے لئے نہیں نکلیں گے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ مذکورۂ بالا سوالات میں مندرجہ اعتقادات و نظریات حق ہیں یا باطل، یا ان میں بعض حق ہیں بعض باطل اور ایسے اعتقادات و نظریات رکھنے والا فرد یا جماعت حق پر ہے یا غلطی پر۔ ؟ بَیِّنُوا وَتُوجَرُوا

محمد ابو الحسن بن عبد العزیز قاسمی۔ صدر مجلس۔ (مولانا) ابو القاسم قاسمی

ناظم مجلس العلماء محلہ کرما، پوسٹ کرما، ویا جھریا، ضلع کوڈرما، بہار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب

(نوٹ) احقر راقم الحروف کی بہت بڑی کمزوری یہی ہے کہ وہ بڑی حد تک بغیر لاگ لپیٹ اور بے خوف لومۃ لائم بلا رو رعایت بات کہہ دینے میں ادنیٰ تامل بھی نہیں کرتا ہے اور اپنی اسی کمزوری کے تحت آنجناب مستفتی محترم کی خدمت میں سب سے پہلے تو بالکل صاف اور واضح بلکہ دوٹوک الفاظ میں یہ عرض کر دینا ضروری اور اپنا فرض منصبی سمجھتا ہے کہ آپ کا یہ استفتار قطعاً غیر سنجیدہ، غیر عالمانہ ہونے کے علاوہ آداب استفتار کے خلاف ہے۔

آپ نے جن امور سے متعلق جن الفاظ میں اپنے سوالات سپرد قلم فرمائے ہیں اور اپنے آپ کو مجلس العلمار کا ناظم بھی ظاہر کیا ہے اس کی روشنی میں یہ حقیقت بھی سمجھی جا سکتی ہے کہ آپ کے مستفسرہ امور آپ کے علم و تحقیق سے باہر نہ ہونگے اور آپ خود بھی دوسروں کو ان امور کی بابت تشفی بخش جوابات دے سکتے ہوں گے بلکہ عجب نہیں کہ آپ نے دوسروں کو کچھ جوابات دیئے بھی ہوں اور اب آپ نے یہ ضرورت محسوس کی ہو کہ ان امور سے متعلق دوسرے اہل افتار کی رائے عامہ بھی دریافت کر کے دوسروں کو مجوج و مغلوب کریں۔ اگر واقعتاً صورت یہی ہے تو یہ صورت حقیقی استفتار کی نہیں ہے، احقر کو "مقابلۂ افتار" میں شرکت کی عادت نہیں ہے لیکن آپ کے سوالات بہر حال اہم اور اہل علم اور اہل افتار کے لئے قابل توجہ بھی ہیں اس لئے استفتار میں پائی جانے والی بے اصولی کو نظر انداز کرتے ہوئے نمبروار جوابات درج ذیل ہیں۔

(۱) دینِ اسلام کی بنیادی قانونی کتاب قرآن مجید ہے جس کی عملی تفسیر و تشریح

ہمیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ اور سیرتِ طیبہ میں ملتی ہے، دعوتِ اسلام اور دعوتِ توحید و ایمان کی تبلیغ کے اصل مخاطب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ ہی کے واسطے سے جملہ اہل ایمان مخاطب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کو خطاب فرما کر تبلیغ کا حکم فرمایا ہے۔ ارشاد ہوا یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ (اے ہمارے رسول! آپ کے رب کی طرف سے جو جو احکام آئے ہیں آپ انہیں دوسروں تک پہونچا دیئے) اور ارشاد ہوا وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ (اپنے خاندان و قبیلہ کے قریبی لوگوں کو ڈرایئے)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم تبلیغ پر مختلف طریقوں سے عمل فرمایا ہے۔ آپ نے کوہِ صفا پر جا کر لوگوں کو آواز دے کر ایک جگہ اکٹھا کیا ہے اور ایک تقریر فرمائی ہے، یہ جلسۂ تبلیغ تھا، آپ نے دوسروں کے مجمع میں جا کر اپنی دعوت پیش کی ہے آپ نے سب سے پہلے اپنے اہل بیت کو تبلیغ فرمائی ہے، اپنے اہل وطن کو ان کو تبلیغ فرمائی ہے وطن میں پورا تعاون نہ ملنے پر وطن سے باہر سفر بھی فرمایا ہے۔ آپ نے متعدد سلاطین اور سرداروں کو دعوتی گرامی نامے بھی بھیجے ہیں، یہ قلمی اور تحریری تبلیغ تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولت کدہ پر مجلس بھی فرماتے تھے، یہ بھی اس وقت دعوت و تبلیغ کی ایک مستقل شکل تھی، ہر دور کے مشائخ وقت کی مجالس اسی طریقۂ تبلیغ کی پیروی ہیں۔

ہجرت کے بعد مسجد نبوی میں "اصحاب صفہ" کے لئے "صفہ مسجد" مدرسہ نبویہ کے طالبانِ علم کی اقامت گاہ اور دار الاقامہ تھا، اس سے مدارسِ دینیہ کا ثبوت ملتا ہے۔ اکابر دین "صفہ مسجد" ہی کو اپنے مدرسوں کی بنیاد قرار دیتے ہیں۔ مجالس مشائخ حقہ اور مدارسِ دینیہ کو منافی و مغائر تبلیغ سمجھنا حد درجہ کی بے خبری ہے، ایسے بے خبر دوسروں کو کیا تبلیغ کریں گے، یہی بے خبری دوسروں تک پہونچائیں گے۔ جیسا کہ

مشاہدہ ہے۔

(الف) مرکز نظام الدین کے تعلق سے آپ نے متعدد سوالات کئے ہیں، مختصر وجامع طور پر یہ لکھنا کافی ہوگا کہ یہ نظامِ تبلیغ (جو آپ نے شق الف و با میں ذکر کیا ہے) حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ذوقِ خاص اور ان کے الہامات پر مبنی ہے اس کو معمول بہ بنانے کے لئے کسی دوسرے کو مکلّف و پابند کرنا نہ تو خود حضرت مولانا کے لئے درست تھا نہ کسی اور کو اس کا حق ہے۔ وہ دوسروں کو اس خاص نظام کے قبول پر مجبور کرے، الہامات کا شرعی حکم یہ ہے کہ الہام اگر حدودِ شریعت میں ہو تو خود صاحبِ الہام اس پر عمل کر سکتا ہے اور اگر خلافِ شریعت ہو تو اس کے لئے بھی عمل کرنا جائز نہیں ہے، اس لئے مرکز کی طرف سے مقررہ نظام ہر مکلف کے لئے واجب الاتباع اور واجب العمل نہیں ہے، بالخصوص ایسے حضرات کے لئے جو کسی دوسرے طریقہ پر خدمتِ دین میں مصروف ہوں (مثلاً اہلِ درس جو مدرسہ میں خدمتِ دین کر رہے ہوں، یا اہلِ طریق جو خانقاہ میں بیٹھ کر فرضِ تزکیہ انجام دے رہے ہوں یا اہلِ تحریر جو تحریر کے ذریعہ دین کی باتیں لوگوں تک پہونچا رہے ہوں۔

حضراتِ صحابۂ کرام کے حالات کو بغور پڑھا جائے اور ان کے جملہ مشاغل پر نظر کی جائے تو بات سمجھ میں آسکتی ہے صرف حکایات اور قصص و روایات میں ان کی زندگی کی پوری تصویر سامنے نہیں آسکتی۔

(با تا کاف) یہ ساری باتیں تبلیغ سے وابستہ لوگوں کی "غلو پسندی" پر مبنی ہیں، احقر نے طالب علمی کے دور میں مظاہر علوم میں حضرت مولانا محمد الیاس صاحب علیہ الرحمہ کی متعدد تقریریں سنی ہیں، ان کی تقریروں میں بھی ان کے مغلوب الحال ہونے کے باوجود ایسے لغو غلو کا نام و نشان بھی نہ ہوتا تھا، وہ انتہائی حال مغلوبیت میں

تقریر فرماتے تھے اور دل سے وہ یہی چاہتے بھی تھے کہ جو حال ان کا ہے یہی حال سب کا ہو جائے، مگر اس کے باوجود انہوں نے ایسے فتوے صادر نہیں فرمائے جیسے فتوے آپ نے موجودہ دور کے مبلغین سے نقل کئے ہیں، ان غلو کاروں کی اس روش سے احقر کو بہت دنوں سے یہ خطرہ محسوس ہو رہا تھا کہ اب تبلیغی جماعت، جماعت کی پٹری چھوڑ کر "نئے فرقہ" کی پٹری پر چل پڑی ہے، جماعت کا مسجدوں سے تعلق لازم و ملزوم کا تعلق ہے، ہر شہر میں ایک مسجد "مرکز تبلیغ" کے طور پر علیحدہ کی جاچکی ہے۔ وہاں درسِ قرآن، درسِ تفسیر ممنوع قرار دے دیا جاتا ہے، فقہی مسائل کی کتابیں ممنوع ہو جاتی ہیں۔ مرکز میں طے شدہ نظام کے علاوہ کوئی دوسرا شخص خواہ وہ کیسا ہی عالم و شیخ ہو وعظ نہیں کہہ سکتا، احقر نے بعض ایسے واقعات کا ذاتی طور پر مشاہدہ بھی کیا ہے اور برادرم مولانا محمد عبید اللہ صاحب علیہ الرحمہ کو اس سے متعلق شکایتی خط بھی بھیجا مگر وہاں سے اطمینان بخش جواب اس وقت بھی نہ مل سکا تھا اور اب تو مرکز کی امارت شخصی نہ رہ کر جماعتی اور شورائی ہو گئی ہے، پتہ نہیں اونٹ کی نکیل کس کے ہاتھ میں ہے۔

(لام) اس شق میں حضرت فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ارشاد عَلَّمْنَا الْاِیْمَانَ ثُمَّ عَلَّمْنَا الْقُرْاٰن (ہم نے پہلے ایمان کا علم حاصل کیا، پھر ہم نے قرآن کی تعلیم حاصل کی) کو اپنی دلیل میں پیش کر کے اس سے جو نتیجہ نکالا گیا ہے کہ "ایمان اللہ کے راستے میں نکلے بغیر نہیں سیکھ سکتے"۔ یہ نتیجہ بھی ان غلو کار مبلغین کی بے خبری کا پتہ دیتا ہے جن کا مبلغ علم صرف "تبلیغی نصاب" ہے۔ انھیں عربی زبان اور عربیت کی لطافت کا پتہ ہی نہیں ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "ایمان" کے ساتھ "علمنا" کا فقرہ بطور صنعتِ مشاکلہ استعمال فرمایا ہے کیونکہ اگلے فقرہ میں بھی قرآن کے ساتھ "علمنا" کا فقرہ آیا ہے۔ قرآن کے ساتھ تو علّمنا کہنا ہی تھا، پہلے فقرہ کی بات وہ

یوں بھی کہہ سکتے "آمنّا اوّلاً (ہم پہلے ایمان لائے) ثم علمنا القرآن (پھر ہم نے قرآن سیکھا) لیکن انہوں نے بطورِ مشاکلت دونوں فقروں میں "علّمنا" کی تعبیر اختیار کی ـــ اور اگر وہی بات کہی جائے تو ان مبلغین کو تاریخی طور پر یہ ثبوت بھی پیش کرنا چاہیئے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایمان سیکھنے کے لئے کتنے چلّے دیئے تھے۔ ؟

(سوال نمبر ۲ کا جواب) اوپر نمبر ایک میں لکھا جاچکا ہے کہ تبلیغ دین کا کوئی خاص طریقہ خدا اور رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف سے مقرر نہیں ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ پاک میں تبلیغ کی متعدد صورتیں ملتی ہیں لہٰذا کسی خاص طریقۂ تبلیغ میں تبلیغِ دین کو محصور و محدود کرنا حدودِ شرعیہ سے تجاوز ہے جسے آج کل کی زبان میں کہتے ہیں قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لینا، یہ صورت ایک طرح کی بغاوت ہے اور بغاوت ہر حکومت و اقتدار کے نزدیک ناقابلِ معافی جرم ہے، غور کیا جائے تو سمجھا جاسکتا ہے کہ بدعات و محدثات میں بھی یہی بغاوت کارفرما ہے کہ بدعتی قانون اجر و ثواب کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔

(سوال نمبر ۳ کا جواب) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم سے متعلق خانہ کعبہ میں ادائیگی نماز کے وقت کفار کا اوجھڑی ڈالنا اور اس وقت فرشتوں کا نہ آنا اور طائف میں کفار کی ایذارسانی پر فرشتوں کا آجانا ذکر کرکے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کے دو مختلف حالات کی تصویر کشی کی گئی ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جماعت میں شریک عصری علوم کے سند یافتہ لوگ بھی مودودی صاحب کے اثرات جماعت تبلیغ تک پہونچانا چاہتے ہیں۔ مودودی صاحب نے بھی بے جھجک حضراتِ انبیاء کو اپنی تنقید کے لئے تختۂ مشق بنایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے اِن دو حالات کی تصویر کشی بھی شائبۂ تنقیص و تنقید سے خالی نہیں ہے۔

(جواب سوال نمبر ۴) اس سوال میں آپ نے تفسیری درس اور "تبلیغی نصاب" کی اس چپقلش کا ذکر کیا ہے، یہ چپقلش اس وقت بہت عام اور بہت اہم ہوچکی ہے، ہر جگہ لوگوں کو اس بات کا احساس ہو رہا ہے کہ "تبلیغی نصاب" پڑھنے پر اصرار کی موجودہ صورت یقینی طور پر حدودِ شریعت سے آگے بڑھ گئی ہے اور اب اسے عمل بالشریعہ کے بجائے شریعت کی خلاف ورزی کہنا ضروری ہوگیا ہے، حضراتِ فقہائے کرام نے ایک اصول و قاعدہ تحریر فرمایا ہے کہ جب کسی امر مندوب و مستحسن کو لوگ ضروری سمجھنے لگیں تو اس مندوب کا ترک واجب ہے اور واجب کا حکم سب کو معلوم ہے کہ ترک واجب معصیت و گناہ ہے اور معصیت کا مرتکب فاسق ہے لہٰذا اہلِ علم، اور اہلِ افتاء کو اس صورتِ حال کی فکر ہونی چاہیئے اور اگر یہ امر منکر ان کے علم اور مشاہدہ میں بھی آرہا ہے تو ان پر اس کی نکیر ضروری ہے۔

آپ نے آخر میں شاید اپنے قیاس و اندازے سے درسِ تفسیر کا آغاز نہ ہونے دینے یا اس سلسلہ کو بند کر دینے سے متعلق جو بات لکھی ہے وہ بہر حال خیال و گمان پر مبنی ہے اس کا جواب دیا جانا مشکل ہے کیونکہ احقر کی نظر اس بات پر بھی ہے کہ "درسِ قرآن" اور "درسِ تفسیر" اور "دعوتِ قرآن" کے عنوانات سے یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ "درسِ قرآن" "تفہیم القرآن" کی شکل میں سامنے آتا ہے۔ جو بہر حال عام مسلمانوں کے لئے دینی مضرت کا باعث ہے تفہیم القرآن کے درس کے مقابلہ میں تو "تبلیغی نصاب" ہی غنیمت رہے گی۔ اور اگر "تفہیم القرآن" کے علاوہ کوئی مستند تفسیر مستند عالم کے ذریعہ پڑھی جائے تو تفسیری درس کو "تبلیغی نصاب" پر مقدم رکھنا چاہیئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

عبد القدوس رومی غفرلہٗ مفتی شہر آگرہ
۸ رمضان المبارک، دوشنبہ ۱۴۱۹ھ

مسلمانو! مروجہ تبلیغی کام نہ تو فرض ہے نہ فرض کفایہ اور نہ واجب بلکہ بدعت حسنہ ہے عوامی دعوت وارشاد اور تبلیغ کا کام صرف اور صرف تجربہ کار علماء صلحاء اور اہل علم کا ہے، ساری امت کا یہ کام نہیں، اس کے لئے عالم کا ہونا لازم ہے۔ جب یہ کام غیر عالم، غیر صحبت یافتہ اور بقول حضرت مولانا عمر پالنپوری مدظلہ غیر تربیت یافتہ اور بقول حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہٗ بابوؤں کے ہاتھوں میں آجائے تو یہ فتنہ عظیم ہے، بڑے حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لوگ اس راہ میں چل گئے تو صدیوں میں آنے والے فتنے مہینوں میں آجائیں گے، اس کو خوب سمجھنے کی ضرورت ہے۔

اس کے برخلاف اہل اللہ کی صحبت فرض عین ہے اور صرف اسی میں ایمان کی سلامتی ہے، اہل اللہ کے دل روشن ہوتے ہیں ان کو محبت اور شفقت سے دیکھ لینا ہی کافی ہے ان کی ایک ساعت کی صحبت سو سال بلکہ ایک لاکھ سال کی بے ریا عبادت سے بہتر ہے۔ بڑے حضرت جی چاہتے تھے کہ عوام کو دین سکھانے کے لئے مقامی علماء و صلحاء سے جوڑا جائے اور فرمایا کہ جماعتوں کو خانقاہوں میں بھیج کر مشائخ سے تربیت کرائی جائے۔ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ اللہ پاک نے تجربہ کار علماء و فقہاء کی مجالس سے بہتر کوئی مجلس پیدا ہی نہیں فرمائی ہے۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ تمام علماء و صلحاء محدثین و مجتہدین و فقہاء کے نزدیک سب سے افضل دینی کام علم دین کی مشغولیت ہے۔ مفتی اعظم ہند حضرت مفتی محمود الحسن گنگوہی مدظلہ کا فتویٰ ہے کہ عام تبلیغی تقریریں تجربہ کار علماء ہی کریں دوسرے لوگ تقریر نہیں کریں۔

اسنادو حوالہ جات اور تفصیل کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں

ابراہیم یوسف باوا ننگونی

برطانیہ

سوال: دین سیکھنے کے قبل دوسرے کو سکھانے کی علمبرداری کیسی ہے۔

جواب: مغربی و فرنگی دجل کی راہ سے جو مفاسد ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں ان میں سے ایک اہم بات یہ ہے کہ اپنی اصلاح سے بے فکر رہ کر ساری قوم، سارے ملک بلکہ ساری دنیا کی اصلاح کا جھنڈا لے کر کھڑا ہو جانا۔ اس مغربی و فرنگی طریق اصلاح کے برخلاف انبیائی طریق یہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی دعوت وہدایت کا خود مکمل اسوہ و نمونہ ہو کر سامنے آتے رہے یہی اسوہ و نمونہ طبعاً و فطرتاً دوسروں کو حسب استعداد ان کے رنگ میں رنگتا رہا۔ اسوہ و نمونہ کے اثر و اتباع کی فطری وطبعی راہ سے جو لوگ ان کے رنگ میں رنگتے جاتے تھے وہ از خود قدرتی وحقیقی جماعت کے شیرازہ میں پیوست ہو جاتے تھے۔ اصلاح وقیادت دراصل انبیائی منصب کی نیابت ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ مقتدی بننے سے پہلے علم حاصل کر لو لیکن طلب جاہ علم حاصل کرنے کے قبل ہی مقتدی بننے پر مجبور کر دیتی ہے جس میں علم راسخ نہ ہو اس کو صرف اتنا کرنے کی اجازت ہے کہ کتاب پڑھ کر سنا سکتا ہے تقریر نہیں کر سکتا کیونکہ تقریر میں الفاظ اپنے ہوتے ہیں اور یہ اصلاح کرنے والے کا کام ہے۔ کم پڑھے یا بے پڑھے شخص کو اصلاح کرنے کا حق نہیں ہے۔ یہ حرف بحرف نقل کر سکتا ہے بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَة کا یہی مطلب ہے لیکن اگر اس کو اتنا بھی شعور نہیں کہ کیا سنا جائے تو یہ حق جو اس کو دیا گیا ہے یہ اس سے سلب کر لیا جاتا ہے۔ مثلاً کسی جاہل نے حدیث متعہ کا ترجمہ جو کسی کتاب میں لکھا ہوا تھا پڑھ پڑھ کر سنانا شروع کر دیا تو اس کو کتاب سنانے کے کام سے بھی روک دیا جائیگا کیونکہ قانون ہے کہ دفع مضرت بہتر ہے جلب منفعت سے۔ بلّغوا امر ہے اور اصول فقہ

کا قانون ہے کہ امر موجب تکرار نہیں ہوتا، مثلاً زید نے بکر سے کہا پانی پلا دو، بکر نے ایک مرتبہ پانی پلا دیا، حکم کی تعمیل ہوگئی کیونکہ امر موجب تکرار نہیں ہوتا۔ اس تیرہ سو برس کے اندر اگر کسی علاقہ میں اسلام نہیں پہونچا پایا گیا ہے تو وہاں پہونچانا واجب ہے کیونکہ بلغوا امر ہے اور تعمیلِ حکم واجب ہوتی ہے لیکن جس علاقہ میں ایک مرتبہ اسلام پہونچا دیا گیا، تعمیل حکم پائی گئی۔ امر موجب تکرار نہیں ہوتا اس لئے بار بار تعمیل حکم کرنا واجب نہیں، ایک مرتبہ تعمیلِ حکم کے بعد وجوب ساقط ہوگیا۔

مثلاً کسی مقام پر اسلام اب تک نہیں پہونچایا گیا وہاں ایک جاہل شخص نے جا کر کسی اچھے عالم کی کوئی تصنیف پڑھ کر سنانا شروع کر دی تو یہ جائز ہے اگر وہ جاہل اپنے الفاظ میں تقریر کرے گا تو وہ اصلاح کہلائے گی، دعوت واصلاح کا جاہل کو حق نہیں، داعی و مصلح ہونے کے لئے چند قیود و ضوابط درج ذیل ہیں:۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ اس آیت میں سبیلِ رب کی طرف بلانے کا حکم ہے۔ تین قیود لگا کر مطلق کو مقید کر دیا۔

۱۔ پہلی قید حکمت کا طریقہ حکمت سے اپنے دعوے کے علمی دلائل مراد ہیں۔

۲۔ دوسری قید موعظہ حسنہ کی۔ موعظہ حسنہ سے ایسی باتیں مراد ہیں جن سے مخاطب میں نرمی و قبول کا میلان پیدا ہو اس کا دل پگھل جائے۔

۳۔ تیسری قید مجادلہ کا طریقہ۔ مجادلہ سے مراد ہے دوسرے کا دعویٰ رد کرنا تو اس میں ناگواری ہوسکتی ہے جس سے مراد یہ ہے کہ ایسے رد کیا جائے کہ ناگواری نہ ہو

سوال: آج کل جاہل جو دعوت دیتے پھرتے ہیں اس کے لئے یہ غلط بیانی کی جاتی ہے کہ یہ جاہل دعوت نہیں دیتے بات دوہراتے ہیں، حالانکہ واقعہ یہی ہے کہ

دعوت دیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جاہل دعوت دے تو یہ جائز نہیں۔ اس ناجائز کام کی بابت ایک مشہور ہستی کی تحریر دیکھ کر حیرت کی انتہا نہیں رہی۔ تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ عمومی اور ضروری کام بعض وجہ سے مدارس اور خانقاہ سے زیادہ مفید اور افضل ہے۔"

برائے مہربانی تحریر فرمائیے کہ آپ کی کیا رائے ہے۔؟

جواب:۔ فرنگی سائنس و تہذیب و تمدن و سیاسیات کی راہ سے جن غیر اسلامی طرز افکار نے راہ پائی ہے اُن میں سے ایک چیز یہ ہے کہ بڑوں کی نظروں سے اتار دیا جائے تاکہ ہمارا وزن ہو۔ جدید تعلیم و تمدن کے اثر سے یہ زہر ہوا میں اس طرح اڑ رہا ہے کہ تمام فضا اس سے مسموم ہوگئی ہے۔

الیکشن میں لوگ تجربہ کار لیڈروں کو مختلف انداز سے برا کہتے ہیں تاکہ ان کی لیڈری جم جائے۔ آج کل مختلف جماعتیں مختلف عنوان سے اس کوشش میں لگی ہیں کہ اس تیرہ سو برس کے قیمتی دور کو کس طرح مجروح کیا جائے اور یہ تسلیم کیا جاتا ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ یہ طریقہ جس کو علم و تصوف سے بالاتر قرار دینے کی ناکام کوشش کی جارہی ہے چالیس سال کے اندر کی ایجاد ہے لہذا اُن کے خیال کے مطابق چالیس سال سے قبل کے تمام بزرگانِ دین اس افضل چیز سے محروم رہے اور یہ افضل طریقہ جو آج کل کے عوام برت رہے ہیں ان کے خیال کے مطابق یہ عوام اس تیرہ سو برس کے دور کے تمام برگزیدہ بزرگوں سے افضل ثابت ہوگئے حالانکہ اسلامی طرزِ فکر کے مطابق ہر صدی سے اُس سے پچھلی صدی قیمتی ہے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بابت یہ کہا جاتا ہے کہ صحابہؓ بھی جاہل تھے وہ دعوت دیتے تھے ہم بھی جاہل ہیں ہم بھی دعوت دیتے ہیں۔

معلوم ہونا چاہیئے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم شاگردانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور شاگردانِ رسولؐ سب کے سب بلا شبہ کامل و مکمّل تھے اور کامل و مکمل ہونے کے بعد انہوں نے دعوت دی، جو شخص شاگردانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل و مکمل نہیں مانتا وہ تعلیمِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نقص نکالتا ہے۔

صحابۂ کرام کو (نعوذ باللہ) جاہل ثابت کرنے کی بہت کوشش کی جارہی ہے کہا جاتا ہے کہ فلاں صحابی نے حضورؐ کو صرف ایک ہی مرتبہ دیکھا، بھلا ایک مرتبہ دیکھنے میں کیا سیکھ لیا، کامل و مکمّل کیسے ہوگئے۔

یہ لوگ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طاقت کو اپنی طاقت پر قیاس کرتے ہیں، کوئی شخص اسلام لایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نظر ڈال دی یا ادھر توجہ فرمائی وہ کامل و مکمّل ہوگئے

کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

۳۔ شاہراہِ تبلیغ (تالیف، مولانا عبدالسلام صاحب نوشہروی)

۴۔ التبلیغ ماہنامہ (مدیر اعلیٰ مولانا ابراہیم یوسف صاحب باوا تبلیغی برطانیہ)

۵۔ مکالمۃ الصدرین (تالیف، مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی)

۶۔ اصولِ تبلیغ (تالیف، مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب جلال آباد)

۷۔ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند۔ ۸۔ ماہنامہ اسلام جلد نمبر ا شمارہ نمبر ۶ اور ۹ برطانیہ)

۹۔ تقریر ترمذی) جلد ۲، صفحہ ۲۰۹ تالیف، مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب پاکستان)

۱۰۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد ۱۰ صفحہ ۲۵ تالیف، مولانا یوسف صاحب شہید لدھانوی)

۱۱۔ الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ تالیف، حضرت علامہ مولانا فاروق صاحب اُترانوی الہ آباد)

۱۲۔ غیر مسلموں میں دعوتی پراگرام (تالیف، حضرت مولانا قاری طیب صاحب) ۱۳۔ آداب المبلغین (تالیف، مولانا ظفر احمد صاحب تھانوی) مروجہ تبلیغی جماعت کے حوالے سے علماء حق کی طرف سے اب تک تقریباً ۴۰ کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ حقیقت جاننے کے لئے اتنی ہی کتابیں بہت ہیں۔

مستورات کی جماعت قرآن وحدیث کی روشنی میں

۱۔ ناجائز ہے۔ (فتویٰ مفتی اعظم حضرت مفتی محمد کفایت اللہ صاحب)

۲۔ بڑا فتنہ ہے۔ تنبیہ حضرت مولانا قاضی عبدالسلام صاحب نوشہروی خلیفہ مجاز حکیم الامت)

۳۔ ناجائز ہے۔ فتویٰ مہتمم دارالعلوم صدیقیہ زروبی سرحد حضرت مفتی محمد فرید صاحب)

۴۔ حرام ہے۔ فتویٰ شیخ الحدیث ومفتی اعظم دارالعلوم حقانیہ حضرت مفتی سیف اللہ حقانی)

۵۔ حرام ہے۔ فتویٰ شیخ الحدیث حضرت مولانا عطاؤ الرحمٰن بلوچستانی پاکستان)

۶۔ مردود ہے۔ فتویٰ مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند حضرت مفتی نظام الدین صاحب اعظمی)

۷۔ غیر مطلوب ہے۔ فتویٰ مفتی اعظم گجرات انڈیا حضرت مفتی عبدالرحیم صاحب لاجپوری)

۸۔ ناپسندیدہ ہے۔ فتویٰ اعظم برما حضرت مفتی محمود صاحب داؤد یوسف)

۹۔ ناجائز ہے۔ فتویٰ مفتی اعظم آگرہ انڈیا حضرت مفتی عبدالقدوس صاحب رومی)

۱۰۔ ناجائز ہے۔ فتویٰ دارالعلوم دیوبند، فتوے مظاہر العلوم (قدیم وجدید)

۱۱۔ ناجائز ہے۔ فتویٰ جامعہ اسلامیہ کراچی جامعہ اشرفیہ لاہور وغیرہ

۱۲۔ بد دینی عمل ہے۔ ملفوظ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ (ملفوظ ۱۵۰/اور ۲۱۰)

۱۳۔ ناپسندیدہ ہے۔ ملفوظ حضرت جی محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

۱۴۔ سو گمراہیوں کی ایک گمراہی ہے۔ ملفوظ حضرت مولانا یوسف صاحب لدھانوی شہید)

۱۵۔ ناپسندیدہ ہے۔ خط حضرت مولانا سید رشید الدین صاحب حمیدی (مرادآبادی)

۱۶۔ یہ چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ کی بدترین بدعت نصرانی مشن کی مشابہت وتقلید اور کھلی گمراہی اور دین دشمنی ہے (موقف مولانا ابراہیم یوسف باوا تبلیغی برطانیہ (ماخوذ از ماہنامہ التبلیغ برطانیہ)

شائع کردہ تنظیم تحفظ دین اسلام الحاج وحافظ مشتاق احمد۔ C182/17 کلیان سینما والی گلی۔ 2
نزد سلیم مسجد چوہان بانگر دہلی۔ 53 موبائل نمبر 09213263281-09871421105
نوٹ۔ اس کو پڑھ کر برائے مہربانی اپنے تأثرات اسی پتے پر ارسال فرمائیں۔

مروجہ تبلیغی جماعت اکابرین کی نظر میں

تبلیغ کا کام علماء کا ہے ساری امت کا یہ کام نہیں ہے اس کے لئے عالم کا ہونا ضروری ہے
(تفسیر حضرت مولانا اشرف علی تھانوی)

عام تبلیغی تقریریں صرف تجربہ کار علماء ہی کریں دوسرے لوگ نہ کریں۔ (فتویٰ حضرت مفتی گنگوہی)

تبلیغی لوگ علماء کے پاس جاکر دین سیکھیں اور مشائخ کے پاس جاکر اپنے اخلاق کی درستگی کرائیں
(ملفوظ حضرت مولانا الیاس صاحب

اگر تم اس راہ میں بچل گئے یعنی غلو کیا تو صدیوں میں آنے والے فتنے مہینوں میں آجائیں گے
(ملفوظ حضرت مولانا الیاس صاحب

یہ جاہلوں کی جماعت ہے (حضرت مولانا اشرف علی تھانوی)

یہ بابوؤں کی جماعت ہے (شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب

یہ نااہلوں کی جماعت ہے (حضرت مولانا محمد یوسف صاحب

یہ بدعت حسنہ سے نیچے گرجانے والی جماعت ہے (مولانا احتشام الحسن صاحب خلیفہ مولانا الیاس صاحب

یہ غیر تربیت یافتہ لوگوں کی جماعت ہے (مولانا محمد عمر پالن پوری صاحب

اہل اللہ کی صحبت فرض عین ہے اور صرف اسی میں ایمان کی سلامتی ہے۔
(فتویٰ مولانا اشرف علی تھانوی)

عام تبلیغی تقریر صرف علماء کا کام ہے (فتاویٰ رحیمیہ مفتی لاجپوری)

میں نے تبلیغی کام اس لئے شروع کیا کہ لوگوں کو علم دین کی اہمیت کا احساس دلایا جائے پھر وہ علماء کے پاس جاکر علم دین سیکھیں (ملفوظ مولانا الیاس صاحب)

تبلیغی کام اچھا ہے لیکن نہ فرض ہے نہ اس میں نکلنا نکالنا فرض ہے (مفتی تقی عثمانی صاحب پاکستان)

مروجہ تبلیغ بدعت ہے (فتویٰ مفتی اعظم مولانا محمد فرید صاحب)

جہالت، کفر، حرام جیسے الفاظ استعمال کئے اس جماعت کے لئے۔
(حضرت مولانا یوسف صاحب لدھانوی شہید)

یہ جماعت گمراہ ہے اور چودہ سالہ اسلامی تاریخ کا یہ بدترین فتنہ ہے۔ (مولانا ابرہیم یوسف باوا تبلیغی برطانیہ)

یہ یہودیوں کے تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں (مولانا انظر صاحب خطیب جامع مسجد بنگلور)

یہ جماعت بدعت ضلالہ ہے (حضرت علامہ مولانا محمد فاروق صاحب اترانوی)

واقعی یہ دین اسلام کے لئے بہت بڑا فتنہ ہے جب بھی اسلام کو نقصان پہنچا ہے وہ علماء سوء نے ہی پہنچایا ہے۔ یہ خدا پرستی کی آڑ میں سراسر دنیا پرستی ہو رہی ہے۔ (مولانا سید اقبال احمد صاحب سولہ قیمتی دینی کتابوں کے مصنف)

پہلے علماء نے توجہ نہیں دی آج پانی سر سے اونچا ہو چکا ہے (مولانا ابوالکلام مبلغ دارالعلوم دیوبند)

نوٹ۔ مندرجہ بالا تمام اقوال وفتاویٰ وملفوظات ماہنامہ التبلیغ اور دیگر کتب سے ماخوذ ہیں۔ ماہنامہ التبلیغ لندن سے شائع ہوتا ہے، جو مروجہ تبلیغ کے بارے میں دنیا میں شائع ہونے والا واحد دیوبندی رسالہ ہے جس کے مدیر اعلیٰ مولانا محمد ابرہیم یوسف باوا تبلیغی ہیں۔ مولانا موصوف تیس سال تک جماعت کے ساتھ رہے اور گیارہ سال تک برما میں تبلیغی شوریٰ کے رکن رہے، تبلیغ کے لئے جان ومال کی بڑی قربانی دی تبلیغی کام میں خامیاں اور کوتاہیاں بڑھتی رہیں موصوف برابر روک ٹوک کرتے رہے۔ لیکن اصل ذمہ داران ٹس سے مس نہیں ہوئے اور اس کام میں اصلاح کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ مولانا موصوف نے پھر تن تنہا حقیقی تبلیغ کرنے کے لئے اور لوگوں کی اصلاح کے لئے قوم کو بیدار کرنے کے لئے علماء کو ہوشیار وخبردار کرنے کے لئے ماہنامہ التبلیغ شائع کرنے کا فیصلہ کیا اور الحمد للہ موصوف کی کوششیں رنگ لا رہی ہیں اور موصوف کی جدوجہد کامیاب ہو رہی ہے ہزاروں علماء ہمت افزائی کر رہے ہیں۔ اللہ رب العزت موصوف کے حوصلوں کو اور قوت بخشے اور ان کی محنتوں کو قبول فرمائے اور تمام مسلمانوں کو ہر قسم کی رسوم وبدعات سے محفوظ رکھے۔

(IDARA ISHA'ATUL ISLAM)
15 STRATTON ROAD,GLOUCESTER
GL1-4HO,ENGLAND/UK
PHONE/FAX[U.K]01452-306623

مروجہ تبلیغی جماعت کی حقیقت جاننے کے لئے

مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں

۱۔ اصول دعوت وتبلیغ (تالیف، مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب دہلوی)

۲۔ زندگی کی صراط مستقیم (تالیف، مولانا احتشام الحسن صاحب کاندھلہ)

نمبر ۶۶۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Page No.
Date

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں
تبلیغی جماعت کے ایک امیر صاحب نے بیان کرتے ہوئے فرمایا
کہ اب تو لوگ یوں کہتے ہیں کہ معجزہ تو نبیوں کے ساتھ ہے، نہیں میرے
دوستو معجزات دعوت کے ساتھ ہیں کیا ان صاحب کی یہ بات
درست ہے جبکہ قرآن کریم میں سورۂ مائدہ میں اللہ پاک فرماتے ہیں
ولقد جاءت رسلنا بالبینات: اور ہمارے پیغمبر لوگوں کے پاس کھلی
نشانیاں لے کر آئے!
اور بخاری شریف میں ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا
ما من الانبیاء نبی الا اعطی من الایات ما مثلہ اومن
او امن علیہ البشر
نبی کو کچھ ایسی باتیں دی گئی ہیں جس کو دیکھ کر لوگ اس پر ایمان لائیں:

دریافت طلب امر یہ ہے کہ امیر صاحب نے جو بات بیان فرمائی ہے
وہ معناً تحریف فی القرآن اور تحریف فی الحدیث تو نہیں ہے نیز یہ غلو فی الدین تو
نہیں ہے اس بات سے عقیدے پر تو کوئی اثر نہیں پڑیگا ایمان میں تو کوئی فرق
نہیں آئیگا براہ کرم مدلل ومفصل وضاحت کے ساتھ جواب مرحمت فرما کر
ممنون ومشکور فرمائیں۔

فقط والسلام
محمد احمد قاسمی
بلند شہری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب وباللہ التوفیق:۔ امیر صاحب کی مذکورہ بات درست نہیں، یہ گمراہی کی بات ہے۔ قرآن وحدیث
کے صریح خلاف ہے۔ امیر صاحب کے کلام میں مختلف تاویلیں ممکن ہیں اس لئے ان پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا جائیگا
تاہم ان کا قول گمراہی تک پہونچانے والا ہے اس لئے انہیں ایسی بات کہنے سے سچی پکی توبہ کرنی چاہئے۔ اور آئندہ

ایسی بات کہنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ فقط واللہ اعلم

حبیب الرحمن عفا اللہ عنہ
مفتی دار العلوم دیوبند
۱۴/۵/۱۴۳۲ھ
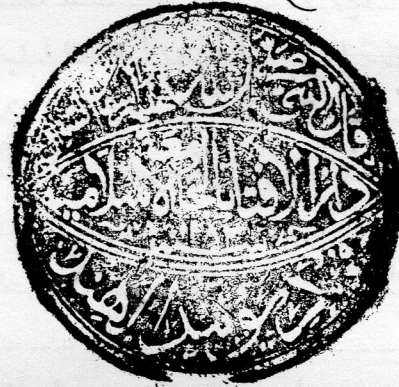
الجواب صحیح
وقار علی غفرلہ

الجواب صحیح
فخر الاسلام

نوٹ: قارئین کرام یہ اعتراضات مولوی سعد صاحب کاندھلوی کے بیان پر ہیں جن پر علماء حق علماء دیوبند نے زبردست رد کیا ہے!

اس بیان کی کیسٹ بستی حضرت نظام الدین میں دکان نمبر 231، اسلامک کیسٹ سینٹر دھلی - 13 سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

۲۲۶ ب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام مسئلہ ذیل کے بارے میں
ایک صاحب نے ۲۲ ستمبر ۲۰۰۱ء عیدگاہ نئی دہلی میں بیان کرتے ہوئے فرمایا
کہ اللہ نے ہمیں کلمہ کی دعوت اور کلمہ کی محنت کا مکلف بنا کر دنیا میں بھیجا ہے
لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ میاں اللہ ہی کے ہاتھ میں ہدایت ہے چاہے کسی کو دیں یا نہ دیں
اللہ ہی کے ہاتھ میں گمراہی جسے چاہیں گمراہ کر دیں۔ نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ یاد رکھنا
میرے دوستو! کہ انسان ہی انسان کی ہدایت کا ذریعہ ہے اور انسان ہی انسان کی
گمراہی کا ذریعہ ہے لوگ سمجھتے نہیں ہیں بس اشکالی ہیں اکے نکلے لوگ کہتے ہیں
کہ ہدایت اور گمراہی اللہ کے ہاتھ میں ہیں! ارے ایسا نہیں ہے بلکہ اللہ نے انسان
کو انسان کی ہدایت کا سبب بنایا ہے۔
دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا ہدایت اور گمراہی اللہ کے ہاتھ میں نہیں ہیں
جیسا کہ ان صاحب نے فرمایا ہے جبکہ قرآن پاک میں ہے إنك لا تهدي
من أحببت ولكن الله يهدي من يشاء۔ يضل به كثيرا ويهدي
به كثيرا۔ (من يضلل الله فلا هادي له)
قرآن پاک کی ان آیتوں سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ ہدایت اور گمراہی اللہ کے
ہاتھ میں ہے کیا ان صاحب کی مذکورہ باتوں سے قرآن پاک کی ان آیتوں کا تو
انکار نہیں ہو رہا ہے مذکورہ باتوں سے عقیدے پر تو کوئی اثر آئیگا ایمان میں تو کوئی
فرق نہیں آئیگا۔
دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے اس جگہ پر انسان کو انسان کی ہدایت کا سبب مانا ہے
جبکہ ایک جگہ پر اسی بیان میں اسباب کا انکار کیا ہے فرمایا کہ اللہ کی قدرت اسباب
کے ساتھ نہیں ہے جیسے کہ اسوقت اسباب بنا کر لوگ دعائیں مانگتے ہیں
تاجر کے ذہن میں یہ ہے کہ دکان بنانا میرے ذمہ ہے اسمیں کامیابی اللہ دیں گے
زمین داروں کے ذہن میں یہ ہے کہ زمین بنانا میرے ذمہ ہے اسمیں کامیابی اللہ دیں گے
ڈاکٹر کے ذہن میں یہ ہے کہ دوا بنانا اور علاج کرنا میرے ذمہ ہے صحت اور شفاء
اللہ دیں گے اللہ کے کامیاب کرنے کے ضابطے یہ اسباب نہیں ہیں ان اسباب کو
اختیار کر کے اللہ سے ان میں کامیابی مانگ لو، نہیں ہرگز نہیں یہ راستہ نہیں ہے کامیابی کا
اللہ نے اپنے وعدے اسباب کے ساتھ کئے ہی نہیں ہیں
دریافت یہ کرنا ہے کہ جب اسباب سے کچھ نہیں ہوتا تو پھر انسان انسان کی ہدایت
اور گمراہی کا سبب کیسے بن سکتا ہے اور اللہ نے آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل فرما کر
اور انسانوں کی رہنمائی کرنے کیلئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اس دنیا میں مبعوث
فرما کر سبب کو کیوں اختیار فرمایا ہے۔ کیا اسباب کا انکار نا درست ہے جن لوگوں کا
یہ ذہن ہو انکے بارے میں قرآن و حدیث کا کیا فیصلہ ہے"

تجزیہ ابو البشیر یہ ہے کہ صاحب بیان کا بیان خود ان کے قلم سے لکھوا کر اپنے
استفتاء سے منسلک کرتے وقت [illegible] [illegible] بلکہ مشہوری

الجواب صحیح
وقار علی غفرلہ

الجواب صحیح
[illegible]

نوٹ: قارئین کرام یہ اعتراضات مولوی سعد صاحب
کاندھلوی کے بیان پر ہیں، جن پر علماء حق علماء دیوبند نے
زبردست رد کیا ہے!
اس بیان کی کیسٹ بستی حضرت نظام الدین میں
دکان نمبر 231، اسلامک کیسٹ سینٹر، نئی دہلی - 13 سے
حاصل کی جا سکتی ہیں -

اخبار مشرق ۴ جولائی 2010

فضائل اعمال کے سامنے تفسیر قرآن پاک کی کوئی اہمیت نہیں؟

موتی مسجد کیلا بھٹہ کے امام کو تفسیر قرآن بیان کرنے کی پاداش میں امامت سے محروم کیا گیا

غازی آباد 3 رجولائی۔ (نمائندہ) گزشتہ روز مینا بازار جامع مسجد میں منعقد تبلیغی اجتماع میں مولانا محمد سعد کے اس بیان پر علماء وائمہ نے اظہار مسرت کیا تھا جس میں انہوں نے تبلیغی جماعت سے وابستہ لوگوں کو نصیحت کی تھی کہ وہ حضرات علماء کرام، ائمہ مساجد اور اساتذہ مدارس کی تشکیل نہ کریں کیونکہ وہ خود دین کے کاموں میں لگے ہوئے ہیں اور اصل دین کی دعوت اور تبلیغ تو یہی کررہے ہیں۔ ابھی مولانا کے اس بیان کی پذیرائی علماء حلقہ میں ہو ہی رہی تھی کہ گزشتہ دنوں شہر غازی آباد میں واقع کیلا بھٹہ کی موتی مسجد کے امام صاحب کے ساتھ تبلیغی جماعت سے وابستہ بعض لوگوں نے جس بدسلوکی کا مظاہرہ کیا وہ یقیناً شرمناک، افسوسناک اور قابل مذمت ہے۔ ہوا یہ کہ معمول کے مطابق اتوار کے روز امام مسجد تفسیر قرآن پاک بیان کررہے تھے مگر نام نہاد دین کے ٹھیکیداروں کو تفسیر قرآن پاک ناگوار گزری اور انہوں نے نہایت گستاخانہ انداز میں امام مسجد کا ہاتھ پکڑ کر مسجد کے باہر کردیا اور انہیں منصب امامت سے برخاست کردیا۔ جن لوگوں نے یہ گستاخی کی ان کا ماننا ہے کہ انہیں فضائل اعمال کے علاوہ اور کوئی کتاب پسند نہیں، تفسیر نے فتنہ پھیلا رکھا ہے۔ اس واقعہ کے بعد اس جاہلانہ حرکت کی پورے غازی آباد میں مذمت ہورہی ہے مگر حق پرست حضرات مصلحتاً خاموش ہیں۔ اس واقعہ سے اہل غازی آباد کو جو ذہنی اور قلبی اذیت پہنچی ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ تبلیغی جماعت کے بے راہ رو اور اصول سے بھٹکے ہوئے ساتھیوں کے لئے ایک اصلاحی جماعت بھی ہونی چاہئے جو انہیں منمانیوں اور جاہلانہ حرکتوں سے باز رکھ سکے اور تفسیر قرآن پاک کی افادیت واہمیت سے انہیں روشناس کراسکے۔ غازی آباد کے ذمہ داروں نے مولانا سعد سے اپیل کی ہے کہ وہ اس جانب سنجیدگی سے غور کریں تاکہ علماء، اساتذہ اور ائمہ کا وقار بحال رہے اور دین کی تبلیغ کا کام جاہلوں اور نااہلوں کے ہاتھوں میں نہ جائے ورنہ اندازہ لگانا قطعی مشکل نہیں کہ دین کا حشر کیا ہوگا۔

ہوم گارڈ کے نقلی دستخط سے سب انسپکٹر کو جھٹکا

نئی دہلی، 3 رجولائی:۔ چیٹنگ کے ایک معاملہ میں ملزم کو سزا دلوانے کے لئے دہلی پولس ہوگئی ہے اس وقت ہوم گارڈ پھول سنگھ بھی اسی پولس اسٹیشن میں تعینات تھا، معاملہ کی جانچ

کانگریس ایم ایل اے کی رہائش گاہ پر لاکھوں کی چوری

چور فرار پولس کررہی ہے تلاش

دہلی، لکھنؤ، دہرادون اور ممبئی سے بیک وقت شائع ہونے والا

दैनिक सहाफत

روزنامہ

صحافت

دہلی

مستند مثبت منفرد

ٹن کو ریاست مین میں ہونے والی
زی حاصل ہے۔ صفحہ2

(اب علماء حق کے خلاف کھلکر بولتے ہیں)

6 روزنامہ صحافت، دہلی 12-02-2008

تبلیغی اجتماع میں علماء کے خلاف زہر افشانی

تھانہ بھون، 11 رفروری (گلفام قادری) یوپی و ہریانہ کی سرحد پر واقع قصبہ سنولی میں ہو رہا تبلیغی اجتماع، اس وقت بدنظمی کا شکار ہو گیا، جب اسٹیج سے علماء کرام پر کیچڑ اچھالا گیا۔ اطلاع کے مطابق یہ اجتماع منڈی کے وسیع میدان میں چل رہا تھا، ہزاروں عقیدت مند سر جھکائے جماعت کی کار گزاری سن رہے تھے اور سینکڑوں لوگ والہانہ طور پر چلہ اور 4 مہینہ کے لئے اپنے نام لکھا رہے تھے۔ اسی دوران مرکز سے آئے میاں جی ظہور الدین میواتی مائک پر آئے اور علماء کو برا بھلا کہنے لگے۔ انہوں نے کہا کہ مولویوں کو جماعت کی تشکیل کے لئے مت چھیڑو، یہ تمہیں ایسی حدیثیں سنائیں گے کہ تم جماعت میں نہیں نکل پاؤ گے۔ یہ خود تو نکلتے ہی نہیں یہ مولوی کاٹنے والی مکھیاں ہیں۔ میاں جی ظہور نے اپنی فضول بکواس کو جاری رکھتے ہوئے آگے کہا کہ جن مسجدوں میں مولوی صاحبان امام ہیں تم ان کے ارد گرد جماعت والا ماحول تیار کر دو اور اس قدر محنت کرو کہ ہر مقتدی مولوی کو جماعت میں نکلنے کے لئے ٹوکنے لگے تب یہ مجبور ہوں گے اور علیحدگی کے خوف سے نکل کھڑے ہوں گے۔ اسٹیج کو جاہل امراء نے گھیر رکھا تھا۔ کچھ لوگوں نے حق بات کہنا چاہی تو ان کو روک دیا گیا۔ تب علماء کی ایک بڑی جماعت اور سنجیدہ لوگوں نے اجتماع کا خاموش بائیکاٹ کیا۔ جاہل امیر کی اس بیہودہ حرکت پر پورے علاقہ میں غصہ ہے اور عام مسلمان یہ سوچ رہا ہے کہ کیا یہ وہی جماعت ہے جس کو بڑے حضرت جی مولانا محمد الیاس نے اپنے خون سے سینچا اور مولانا یوسف نے آبیاری کی؟ نیز مولانا انعام الحسن نے اس کو فروغ دیا اور شیخ الحدیث مولانا زکریا، مولانا عمر پالنپوری، مولانا عبیداللہ جیسے درجنوں کبار علماء جماعت کے لئے آب حیات ثابت ہوئے۔ ادارہ تحقیقات شرعیہ کے ڈائریکٹر حضرت حافظ ہارون نے معاملہ پر افسوس ظاہر کیا اور کہا کہ علماء تو انبیاء کے وارث ہیں، قرآن شریف کے مطابق یہی علماء اللہ سے ڈرنے والے ہیں اور سینکڑوں حدیثوں میں یہ مضمون آیا ہے کہ جو جماعت تا قیامت حق پر قائم رہے گی۔ وہ علماء کی ہی جماعت ہوگی۔ انہوں نے مرکز نظام الدین دہلی کے ذمہ داران سے اپیل کی کہ وہ نااہل امیروں کو وعظ کے لئے نہ بھیجا کریں۔ انہوں نے کہا کہ تبلیغی جماعت کے 6 اصول تاریخ کے سنہرے اوراق میں محفوظ ہیں۔

اس کے بارے میں بانیوں نے اپنے ہر رکن کو انہیں پر چلنے کی تلقین کی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ کئی قصبہ کاندھلہ میں بھی ایک امیر نے حدیث کی مشہور کتاب شریف پر فقرہ کس دیا تھا دوران قصبہ کیرانہ میں محلہ مسجد کا جماعت والوں نے تک صرف اس لئے با دہاں کے امام نے غلط گوا حقیقت وعظ کہنے پر ٹوک د کا کہنا ہے کہ تبلیغی جماعت اصلاحی تحریک ہے، مگر نا پڑھے لکھے امراء اس کو پیچھے دھکیل رہے ہیں۔

طالب علم نے پھانسی لگائی

اوجھاری، 11 فروری (علاء الدین سیفی) بی اے سال دوم کے طالب علم نے رات کو گلے میں رسی کا پھندا ڈال کر پھانسی لگالی۔ طالب علم کی جیب سے ایک سو سائڈ نوٹ بھی برآمد ہوا ہے۔ خاندان والوں نے بنا پولس کو [illegible] گیا۔ گھر کے لوگ بھی سکون سے اپنے گھر پر سو گئے صبح 5 بجے جب ٹیٹو کی ماں راجو تی جانوروں کو چارہ ڈالنے کیلئے گھیر میں پہنچی تو ٹیٹو کی لاش چھت میں بڑے گارڈر میں رسی کے سہارے لٹکی ہوئی دیکھی یہ دیکھ اس کی چیخ نکل [illegible] والوں اور کسی دوسرے پر کوئی الزام نہ لگایا جائے۔ لیکن ایک شخص نے نام نہ چھاپنے کی شرط پر بتایا کہ ٹیٹو کا گاؤں کی ہی ایک دوشیزہ سے عشق چل رہا تھا شاید اس کی بے وفائی کے بعد ہی ٹیٹو نے یہ قدم اٹھایا ہے۔ بہرحال سچائی جو [illegible]

غریبوں کا راشن کالا بازار میں

مراد آباد، 11 فروری (فہیم خان) غریبوں کو ملنے والا اناج بلیک میں تقسیم ہو رہا ہے غریبوں کے گھروں میں روشنی کرنے والا مٹی کا تیل بھی بازاروں میں پہنچا کر فروخت کیا جا رہا ہے۔ موصولہ تفصیلات کے مطابق ڈی ایم کے احکامات سے مندرجہ بالا انکشافات ہوئی ہیں ایک روشن ڈیلر کے خلاف ایک مقدمہ درج کرائے باقی بازار کی زینت بن جاتا ہے محکمہ دوبے جی کے ذریعہ کرائی میں اس طرح معاملہ اجاگر ہوا جاتا ہے کہ کانٹ حلقہ میں گلشن پور حلقوں کے لوگوں نے ڈی ایم کی تو انہیں اس ماہ کا تیل اور اناج ہے اس شکایت پر جانچ کرنے سپلائی افسر گاؤں میں پہنچے تب

جن لوگوں کا یہ ذہن ہو وہ گمراہ ہیں

س ۱:...... آپ ﷺ نے جو دین کی تعلیم دی تھی وہ مسجد نبویؐ کے ماحول میں یعنی مسجد کے اندر دی، اس تعلیم کے لئے آپؐ نے کوئی الگ مدرسہ جیسی صورت اختیار نہیں کی، یا کوئی الگ جگہ اس کے لئے مقرر نہیں کی تو پھر آج کیوں ہمارے دینی اداروں میں مسجد تو بہت چھوٹی ہوتی ہے مگر مدارس کی عمارتیں بہت بڑی بڑی بنادی جاتی ہیں، اگر یہ چیز بہتر ہوتی تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس چیز کو سب سے پہلے سوچتے۔ حالانکہ مسجد کا ماحول بہت بہتر ماحول ہے، وہاں انسان لایعنی سے بھی بچ سکتا ہے۔

س ۲:...... آپؐ نے اصحاب صفہ کو جو تعلیم دی، بنیادی، وہ ایمانیات اور اخلاقیات کی دی، ان کو ایمان سکھایا، لیکن ہمارے دینی مدرسوں میں جو بنیادی تعلیم دی جاتی ہے وہ بالکل اس چیز سے ہٹ کر لگتی ہے، اور برائے مہربانی میں اپنی معلومات میں اضافے کی لئے اس بات کی وضاحت طلب کرنا چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اصحاب صفہ کو تعلیم دی وہ کیا تھی؟

س ۳:...... ہمارے مدرسوں سے جو عالم حضرات فارغ ہو کر نکلتے ہیں ان کے اندر وہ کڑھن اور فکر دین کے مٹنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے چھوٹنے کی نہیں ہوتی جو فکر اور کڑھن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی یا حضرات صحابہؓ کی تھی اور وہ لوگوں سے اس عاجزی اور انکساری سے بات نہیں کرتے جس طرح ہمارے اکابر اور آپ یا اور جو دوسرے بزرگ موجود ہیں، وہ بات کرتے ہیں۔

س ۴:...... معذرت کے ساتھ اگر اس خط میں مجھ ناچیز سے کوئی غلط بات لکھی گئی ہو تو اس پر مجھے معاف فرمائیں، اگر اس خط کا جواب آپ خود تحریر فرمائیں تو بہت مناسب ہوگا۔

ج ۱:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے شیخؒ کے "فضائل اعمال" نامی کتاب کی بھی تعلیم نہیں دی، پھر تو یہ بھی بدعت ہوئی، کیا آپ نے اکابر تبلیغ سے بھی کبھی شکایت کی؟

ج ۲:...... آپ کو کس جاہل نے بتایا کہ ہمارے دینی مدرسوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم والی تعلیم نہیں؟ کیا آپ نے کبھی مدرسہ کی تعلیم کو دیکھا اور سمجھا بھی ہے؟ یا یوں ہی سن کر ہانک دیا، اور رائے ونڈ میں جو مدرسہ ہے اس کی تعلیم دوسرے مدرسوں سے اور دوسرے مدرسوں کی رائے ونڈ سے مختلف ہے؟

ج ۳:...... یہ بھی آپ کو کسی جاہل نے کہہ دیا کہ مدارس میں سے نکلنے والے علماء میں "کڑھن" اور دین کے لئے مر مٹنے کی فکر نہیں ہوتی، غالباً آپ نے یہ سمجھا ہے کہ دین کی فکر اور کڑھن بس اسی کا نام ہے جو تبلیغ والوں میں پائی جاتی ہے۔

ج ۴:...... آپ نے لکھا ہے کہ کوئی غلط بات لکھی ہو تو معاف کردوں، میں نہیں سمجھا کہ آپ نے صحیح کون سی بات لکھی ہے؟

لوگ مجھ سے شکایت کرتے رہتے ہیں کہ تبلیغ والے علماء کے خلاف ذہن بناتے ہیں، اور میں ہمیشہ تبلیغ والوں کا دفاع کرتا ہوں، لیکن آپ کے خط سے مجھے اندازہ ہوا کہ لوگ کچھ زیادہ غلط بھی نہیں کہتے، آپ جیسے عقلمند جن کو دین کا فہم نصیب نہیں ان کا ذہن واقعی علماء کے خلاف بن رہا ہے، یہ جاہل صرف تبلیغ میں نکلنے کو دین کا کام اور دین کی فکر سمجھے بیٹھے ہیں، اور ان کے خیال میں دین کے باقی سب شعبے بے کار ہیں۔ یہ جہالت کفر کی سرحد کو پہنچتی ہے کہ دین کے تمام شعبوں کو لغو سمجھا جائے، اور دینی مدارس کے وجود کو فضول قرار دیا جائے، میں اپنی اس رائے کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں کہ تبلیغ میں نکل کر جن لوگوں کا یہ ذہن بنتا ہو وہ گمراہ ہیں اور ان کے لئے تبلیغ میں نکلنا حرام ہے۔

میں اس خط کی فوٹو اسٹیٹ کاپی مرکز (رائے ونڈ) کو بھی بھجوا رہا ہوں تا کہ ان اکابر کو بھی اندازہ ہو کہ آپ جیسے عقلمند تبلیغ سے کیا حاصل کر رہے ہیں؟

(از آپکے مسائل اور انکا حل جلد ۱۰ صفحہ ۲۵)